وصالِ احمدیؒ

حضرت مُجدّدِ الفِ ثانی قُدّس سرّہٗ کے آخری ایّام مُبارک

بقلم

مولانا بدرالدّین سرہندیؒ خلیفہ حضرت مُجدّدِ علیہ الرحمۃ

مکتبہ نعمانیہ
اقبال روڈ ○ سیالکوٹ

اَللّٰہُ یَجْتَبِیْ اِلَیْہِ مَنْ یَّشَاءُ وَیَھْدِیْ اِلَیْہِ مَنْ یُّنِیْبُ

امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ

کے آخری ایام کے حالات اور کرامات کا مستند مجموعہ

وصالِ احمدی

فارسی ——— اردو

مصنفہ

علامہ شیخ بدر الدین سرہندی رحمۃ اللہ علیہ خلیفہ امام ربانی علیہ الرحمہ

ناشر

اسلامی کتب خانہ اقبال روڈ سیالکوٹ

قیمت :- ۲ روپے

Marfat.com
Marfat.com

عرضِ ناشر

زیرِ نظر کتاب تین رسائل کا مجموعہ ہے۔ پہلا رسالہ وصالِ احمدی ایک عارفِ کامل اور اپنے وقت کے عظیم مصنف حضرت علامہ شیخ بدر الدین سرہندی رحمۃ اللہ کی تصنیف ہے۔

اس میں امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہٗ النورانی کے آخری ایام کے اکثر حالات و واقعات آپ کے صاحبزدگان کے بیان کردہ ہیں اور باقی مصنف کے اپنے چشم دید ہیں دائیں جانب اصل فارسی ہے اور بائیں طرف اس کا اردو ترجمہ۔

دوسرا رسالہ "شجرہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ" ہے اس میں سید کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے لے کر مترجم کے پیر و مرشد تک سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ کے بزرگوں کے مختصر حالات، ولادت اور وصال کی تاریخیں اور جائے مزارات درج ہیں۔ یہ بڑی اہم تاریخی دستاویز ہے۔

تیسرا رسالہ "نسب نامہ مجددیہ" ہے۔ یہ ایک منظوم نسب نامہ ہے جو اشرف المخلوقات حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر ناظم علیہ الرحمۃ نے اپنے شیخ مولانا محمد ولی النبی رحمۃ اللہ علیہ تک نظم کیا ہے گویا یہ موتیوں کا ایک ہار ہے۔

آخری دونوں مجموعے وصالِ احمدی کے مترجم حضرت مولانا محمد اعزاز الدین احمد صدیقی نقشبندی مجددی علیہ الرحمۃ کے مرتب کردہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر دے کہ انہوں نے ہمارے فائدہ کے لیے اس ذکرِ خیر کو جمع فرمایا۔

یہ نسخہ عرصہ سے نایاب تھا، برادرانِ طریقت کے لیے ایک نادر تحفہ ہے۔ اسلامی کتب خانہ اپنی اشاعت کی ابتدا اسی سے کر رہا ہے۔ دعا کیجئے کہ اللہ تعالیٰ اپنے مقبولوں کے صدقہ اس تذکرہ کو مقبول فرمائے اور ہمیں اہل اللہ کی کتابیں شائع کرنے اور تمام لوگوں کو ان سے استفادہ کرنے کی توفیق بخشے۔

احقر محمد اکرم مجددی
۹ شوال ۱۳۹۶ھ سیالکوٹ

Marfat.com

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی جعل الموت جسر الوصل الحبیب الی الحبیب واظہر فی ارتحال اولیاء کل امر عجیب وغریب وابرز بوارق الخوارق فی سحائب ایادی الاولیاء واشرق شموس الکرامات فی مشارق ایادی الاحیاء والصلوۃ والسلام علی من اعجز الخلائق بالمعجزات وظہر معجزاتہ فی الاولیاء بصورۃ الکرامات وعلی آلہ واصحابہ واتباعہ اجمعین

اما بعد کمترین خاکساران آستانہ اولیاء وکہترین نیازمندان ورثہ انبیاء فقیر بدر الدین ابن شیخ ابراہیم النقشبندی الاحمدی شہیر بالسہرندی موطناً می نماید کہ بعضے اعزہ اصحاب ایشان ازیں حقیر درخواست کردند کہ کلمہ چند در بیان بعضے خوارق وکرامات حضرت قطب الاقطاب وغوث الاوتاد اعلم الزمان واکمل الوقت مجدد الملۃ ومحدث الامۃ شیخنا وامامنا شیخ الاسلام والمسلمین الشیخ احمد الفاروقی قدسنا اللہ سبحانہ بسرہ الاقدس کہ تعجیل وصال

جمیع حمد وثنا اُس ذات پاک کو زیبا ہے جسنے موت کو پُل دانا اسلئے کہ دوست دوست کیطرف پہنچ جائے۔ اور اپنے دوستوں کو کوچ فرمانیمیں بہت سی عجیب وغریب امور کو ہویدا فرمایا۔ اور دوستوں کی ہاتوں کی بادلوں سے ہزار ہا بجلیاں کرامت کی چمکا دیں۔ اور اُنکی ہاتوں کے مشرق سے صدہا آفتاب کرامت کو دکھا دیئے۔ اور درود وسلام اُس فخر انام پر ہو کہ جسنے معجزات سے خلایق کو عاجز بنایا۔ اور اولیائے کرام میں اپنے اعجاز کو بصورت کرامت ظاہر فرمایا۔ اور اُنکی اولاد واصحاب اور جملہ تبعین پر درود وسلام ہو۔

اسکے بعد فقیر حقیر خاک آستانہ اولیائے کرام اور کمترین ونیازمند ورثہ انبیائے عظام شیخ بدر الدین پسر شیخ ابراہیم نقشبندی احمدی کا باشندہ سہرند کا ظاہر کرتا ہے۔ کہ بعض اصحاب حضرت قدس سرہ نے اِس حقیر سے درخواست کی کہ چند کلمہ بیان میں بعض خوارق اور کرامتیں حضرت قطب الاقطاب اور غوث الاوتاد واعلم الزمان اکمل الوقت مجدد الملۃ محدث الامۃ شیخنا وامامنا شیخ الاسلام والمسلمین حضرت شیخ احمد فاروقی قدسنا اللہ سبحانہ بسرہ الاقدس کی

Marfat.com
Marfat.com

پیش از ارتحال از قبیل بارتحال خود و تعیین سال
و ایام انتقال خود و ما یقاربہ از آنحضرت بظہور رسیدہ
اند در قید تحریر آرد و کراماتے کہ بعد وصال
ایشان ظاہر گشتہ بنویسد - اجابۃً للمسئول
سعادت خود درین دانستہ اقدام نمود -
و ہرچہ در وقت تحریر بیاد آمد در قید کتابت آورد
و این رسالہ را وصال احمدی نام نہاد باللہ العصمۃ
والتوفیق - بدانند کہ حضرت ایشان قدس سرہ الاقدس
در ماہ شعبان سنہ یکہزار سی و سوم خلوت
گزیدند - و انزوا اختیار نمودند - و موضعی جدا
از حویلی تعیین کردند و بغیر از نماز جمعہ از انجا بیرون
نمی آمدند و وقت صلوۃ خمس در خلوت خانہ ادا
میکردند - کہ چند کس معدود از یاران بجہت جماعت
درون میرفتند و بعد از اتمام نماز بسرعت رجوع
میکردند تا نفس آخر الا ماشاء اللہ سبحانہ مواظبت
بر خلوت بودہ اند و دوام انزوا داشتند و از خلق
بکلی بریدہ بودند و از صحبت تمامی قطع کردہ -
حضرت مخدوم زادگی عارف ربانی صاحب
اسرار السبحانی شیخ محمد سعید و شیخ محمد
معصوم سلمہما ربہما نقل کردند کہ عصمت پناہ
حضرت والدہ میفرمایند - کہ شب برات بود

جو کہ رحلت فرمانے سے پہلے یا بعد کو ظہور میں آئے
ہیں اور جو کہ آنحضرت قدس سرہ نے از روے
پیشین گوئی کے اپنی انتقال کے سال اور ایام کی
خبر دی ہے وہ احاطہ تحریر میں لا - لہذا انکے سوال
کی اجابت کو اپنی سعادت مندی جان کر اس
معنی پر پیش قدمی کی - اور جو کچھ وقت تحریر کے
یاد آیا قلم کے حوالہ کیا - اور اس رسالہ کا
وصال احمدی نام رکھا - اور اللہ تعالے
سے عصمت اور توفیق کا طالب ہوں - معلوم ہو کہ
حضرت قدس سرہ الاقدس ماہ شعبان سنہ یکہزار
١٠٣٣ تینتیس ہجری نبوی میں گوشہ نشین اور خلوت گزین ہوے
اور ایک خاص جگہ اپنی مکان میں مقرر فرمائی - کہ بجز
ادا کرنے نماز جمعہ کے اس جگہ سے باہر تشریف فرما
نہیں ہوتے تھے - بلکہ نماز پنجگانہ بھی خلوت خانہ میں
مع چند یاران طریقت کے ادا فرماتے تھے - اور وہ لوگ
بفور تمام ہونے نماز کے باہر چلے آتے تھے - الغرض
دم واپسین تک یہی گوشہ نشینی اور خلوت گزینی
اور خلق سے انقطاع کلی و صحبت سے دوری رہی
میرے مخدوم زادہ عارف ربانی صاحب اسرار سبحانی
حضرات شیخ محمد سعید و شیخ محمد معصوم سلمہما ربہما
حضرت عصمت پناہ اپنی والدہ ماجدہ سے

Marfat.com
Marfat.com

و حضرت ایشاں در خلوتخانہ احیاء لیل میکردند۔ ناگاہ
بعد دو پاس شب اندرون آمدند و من بر سر مصلّیٰ
نشستہ بودم و تسبیح میخواندم و از ایشاں پرسیدم
کہ شما نماز تہجد گذارده اید۔ فرمودند کہ ہنوز نگذاردہ ام
چوں ملالتے در خود یافتم بخاطر رسید کہ یکے
دراز بکشم بعد ازاں بہ تہجد برخیزم لحظہ خواب
کردند بعد ازاں برخواستند و آب وضو طلبیدند
وضو میساختند۔ کہ از زبان من برآمد کہ امشب خدا
داند تا نام کرا از ورق ہستی محو کردہ باشند
و نام کرا ثابت داشتہ۔ فرمودند کہ تو بنا بر
شک و تردد میگوئی۔ چہ باشد حال کسیکہ
می بیند و می داند کہ نام او از صحیفۂ وجود محو کردہ اند
و اشارہ بخود نمودند۔ و نیز ہر دو مخدوم زادہ سلمہا
ربہا از عصمت پناہ نقل کردند کہ من از حضرت
ایشاں قدس سرہ الاقدس پرسیدم کہ شما ایں
ہمہ انقطاع دارند و از خلق و ایں ہمہ بی تعلقی
و بی رغبتی با عیال و اطفال چرا اختیار کردہ اند
فرمودند کہ حقیقت آنست کہ من دریں نزدیکی
خواہم مرد۔ و ایام وفات من بسیار
قریب است کسیکہ چنیں احساس نماید او را
می باید کہ خود را بزور بر عبادت اندازد

نقل کرتے ہیں۔ کہ وہ فرماتی تہیں کہ شب برات
کو حضرت قدس سرہ خلوتخانہ میں شب بیداری فرماتے
تھے۔ کہ یکایک دو پہر رات گذر گئی کہ اندر مکان
تشریف لائے۔ اور میں مصلّے پر بیٹھی ہوئی تسبیح پڑھ
رہی تھی۔ دریافت کیا میں نے کہ آپنے نماز تہجد ادا کرلی فرمایا
ابھی نہیں چونکہ میں اپنے میں کسیقدر سستی پاتا ہوں
اسلئے دل میرا چاہتا ہے کہ تہوڑی آرام کرکے واسطے
تہجد کے اٹھوں۔ بعد اسکے ایک لحظہ خواب استراحت
فرماکر اُٹھے۔ اور پانی طلب کرکے وضو کیا میری
زبان سے نکلا خدا جانے آج کی رات کسکا نام ورق
ہستی سے مٹایا گیا ہوگا۔ اور کسکا لکھا گیا ہوگا۔
ارشاد ہوا کہ تم از روی شک و تردد کے کہتی ہو
کیا حال ہوگا اُس شخص کا جو جانتا اور دیکھتا ہے
کہ نام اُسکا مٹا دیا گیا۔ اپنے میں اشارہ اپنی جانب
تہا۔ اور یہی دونوں مخدوم زادہ سلمہا ربہا حضرت
عصمت پناہ سے نقل کرتے ہیں کہ میں نے حضرت قدس سرہ الاقدس
سے دریافت کیا کہ آپنے اسقدر اہل و عیال سے
بی رغبتی اور خلق سے بے تعلقی کس لئے اختیار
فرمائی ہے۔ ارشاد ہوا کہ زمانہ میرے انتقال کا
بہت ہی نزدیک اور نہایت ہی قریب ہے۔
پس جس آدمی کو ایسا معلوم ہو اُسکو زیبا اور لائق ہے

واز تسبیح و استغفار و درود و تلاوت و ذکر یک لحظہ
غافل نباشند از غیر حق بکلیہ قطع کنند آنکہ شما نیز مرا بخدا بگذارید و گذارید۔ ونیز ہر دو مخدوم زادہ
از عصمت پناہ نقل کردند کہ قبل مرض از حضرت
ایشان قدس سرہ پرسیدم کہ آثار یاس از حیوۃ
و سر انجام ارتحال در شما ہویدا است و اشتیاق
رفیق اعلےٰ پیدا است۔ پس اینہمہ تصدق و خیرات
کہ دافع بلیات است از چیست جواب این مصرع
ہندی خواندند۔ مصرع
آج ملاوا کنت سیوں سکھی سب جگ دیوں وار
آنحضرت ایشان در ین مدت انفاق بیش از بیش
میکردند۔
چنانچہ خیرات سراً و علانیۃ لیلاً و نہاراً
بجامی آوردند۔ ونیز ہر دو مخدوم زادہا از عصمت پناہ
نقل کردند۔ کہ روزی در ایوانیکہ میگذرانندند
تکیہ زدہ بودند۔ فرمودند کہ دریں سرما درین
خانہ خواب نخواہم کرد۔ عرض کردند کہ مگر
در خانہ کہ برائے خلوت ساختہ کردہ اید آنجا
خواب میکنید۔ فرمودند آنجا نیز نہ گفتند کہ پس کجا
خواب خواہید کرد۔ فرمودند ازیں جا ہا ہیچ جا نہ بینید
تا خود بخود چہ ظاہر شود۔ اتفاقاً در آمد سرما ازعالم

کہ انکو نیز عبادت میں مشغول کریں۔ اور تسبیح استغفار
اور درود اور تلاوت قرآن مجید و ذکر وغیرہ سے
ایکدم غافل نہو۔ اور غیر حق سے بالکل علیحدگی اختیار
کریں۔ پس میں چاہتا ہوں کہ تم سب بھی مجکو خدا پر
چھوڑ دو۔ اور نیز ہر دونوں مخدوم زادہ عصمت پناہ سے
نقل کرتی ہیں کہ میںنے پہلے بیماری حضرت قدس سرہ الاقدس
سے دریافت کیا کہ آپ میں نشانی ناامیدی زندگی کی
اور سامان کوچ کا ظاہر ہے۔ اور شوق ملاقات
رفیق اعلےٰ باہر۔ پس اسقدر خیرات کہ دافع بلا ہے
کس لئے کرتے ہیں جسکی جواب میں یہ مصرع ہندی پڑھا
مصرع آج ملاوا کنت سیوں سکھی جگ سب دیوں وار۔
یعنی اگر ملجاے وہ یار تو جان و مال سب نثار کروں آج
الغرض حضرت قدس سرہ نے اس مدت میں
ظاہر و پوشیدہ دن اور رات بہت کچھ خیرات
و مبرات کی۔ اور بہی دونوں مخدوم زادہ حضرت
عصمت پناہ سے نقل کرتے ہیں کہ ایک روز آنحضرت
قدس سرہ اُس مکان میں کہ جسمیں بودوباش آپکا تھا
تکیہ لگائے ہوئے بیٹھے تھے۔ فرمایا کہ ابکی موسم جاڑہ میں
اِس مکان میں نہ ہونگا۔ لوگوں نے عرض کیا
شاید اُس مکان میں جو کہ خلوت کے واسطے درست فرمایا ہے
قیام فرمائینگے۔ ارشاد ہوا اُس جگہ بہی نہیں

Marfat.com

رفتند و نیز هر دو مخدوم زاده نقل کردند که در سنه
یکهزار و بست و چهارم که عمر ایشان در آن
سنه پنجاه و سه سال بود- میفرمودند که عمر
خود را از شصت سال تجاوز نمی بینم
و آن قضاء مبرم مشهود میشود و در سنه ۱۰۳۲ یکهزار
و سی و دوم از اجمیر بمخدوم زاده ها قلمی فرموده اند
که در عوض اجازت نامه دنیا اجازت نامه آنحضرت دادند
و ایام عمر نزدیک است و وصایا یک یک
قلمی فرمودند- اگر ذوق تفصیل این سخن باشد
بمکتوبات آن حضرت قدس سره رجوع نمایند
و وقتے مخدوم زاده ها بملازمت آنحضرت
قدس سره باجمیر رسیدند بایشان خلوت
کردند- و فرمودند که مرا با جهان و جهانیان
ارتباطے نمانده است- مرا می باید گذاشت
ایشان بسیار اضطراب کردند-
فرمودند که سنت الله از قدیم شده آمده است
اضطراب نباید کرد-

و در سنه یکهزار و سی و سوم پیش از ارتحال خویش
ماه کتابتے بمقرب آنحضرت خاقانیه
صادق خان بتقریب سفارش حاجتمندے
نگارش فرموده بودند- خبر آن وقت پیش آنحضرت قدس سره

پھر خادم زادہ نے بار عرض کی کہ پھر کہاں وثوق فرمویزہو حضرت کا
ارشاد کیا ان مکانوں میں سے کسی میں نہیں یہ خود بخود کیا
ظاہر ہوتا ہے- اتفاقاً تمام سرائی آنرتک اس عالم
فانی سے بعالم جاودانی رحلت فرما ہوئے اور بھی دونوں مخدوم زادے
نقل کرتے ہیں کہ سنہ یکہزار چوبیس ہجری میں اُس وقت
عمر آپکی تریپن سال کی تھی- فرمایا کہ ساٹھ سال سے زیادہ
اپنی عمر کو نہیں دیکھتا ہوں- اور یہ بات قضائے مبرم سے
ظاہر ہوتی ہے- اور سنہ یکہزار بتیس ہجری میں اجمیر شریف سے
دونوں مخدوم زادوں کو تحریر فرمایا کہ زمانہ تمامی عمر کا بہت نزدیک ہے
اسلئے کہ اجازت نامہ دنیا کی عوض آخرت کا اجازت نامہ آ پہونچا ہے
اور وصیت بھی ایک ایک ارقام فرمائی جو کہ مفصل مکتوبات شریف میں
مرقوم ہے جس وقت کہ دونوں مخدوم زادہ اجمیر شریف میں
آنحضرت قدس سرہ الاقدس کی ملازمت میں حاضر ہوئے
آپنے تنہائی فرما کر ارشاد کیا کہ مجھکو جہان و جہانیوں سے
کچھ بھی تعلق نہیں رہا- اب مجھکو چھوڑ دینا چاہئے-
یہ سُنکر صاحبزادوں کو سخت پریشانی ہوئی- فرمایا کہ
طریقہ اللہ تعالیٰ کا ہمیشہ سے چلا آیا ہے اسکی وجہ سے پریشان
ہونا چاہئے- اور سنہ ۱۰۳۳ یکہزار تینتیس ہجری میں رحلت فرمانیسے
چھ مہینے پیشتر ایک حاجتمند کی سفارش میں ایک خط
مقرب حضرت خاقانیہ صادق خاں کو
تحریر فرمایا تھے- اُسوقت میں یہ فقیر بھی آنحضرت قدس سرہ کی

ایستادہ بود و مگس میراند و ایشان می نوشتند
و فقیر مطالعہ دیدہ نوشتہ بودند کہ معلوم شریف شدہ باشد
کہ بادشاہ فقیر را رخصت مطلق فرمودند از ان وقت
خلوت و انزوا اختیار کردہ است و بعنایۃ اللہ تعالیٰ
اوقات بجمعیت میگذراند۔ چون درین شہر ہر سال
وبا مے افتد معلوم نمیشود کہ درین سال چہ شود و نا
امید کہ خشنود باشند۔

چون خلوت ایشان شش ہفت ماہ کم و بیش کشید
ایشان را عارضہ ضیق النفس کہ ہر سال مرض معتاد
ایشان بود پیدا شد و تپ ہم ہمراہ و گمان من آن روز
ہفدہم ذی الحجہ بود۔ و آن مرض از سالہاے دیگر
در کمال غلبہ و ازدیاد بود و مخلصان را از حصول
صحت یاسے شدہ۔

روزے عارف ربانی مخدوم زادہ حضرت شیخ محمد سعید سلمہ
ربہ فرمودند۔ کہ امشب حضرت غوث الثقلین
قدس سرہ را در واقعہ دیدم۔ و در بارۂ من
من انواع عنایات و اشفاق میفرمایند۔
و زبان مبارک خود در دہان من انداختہ فرمودند
کہ مردم در معنی شعر ما افلت شموس
الاولین وشمسنا ۔ ابدًا
علی افق العلی لا تغرب

خدمت اقدس میں حاضر تھا اور مگس رانی کر رہا تھا
اور آپکی تحریر کو دیکھتا جاتا تھا لکھا تھا معلوم شریف
ہوئی کہ جب سے بادشاہ نے فقیر کو رخصت مطلق فرمایا ہے
اسی وقت سے تنہائی اختیار کی ہے۔ بعنایۃ اللہ
سبحانہ اوقات جمعیت سے گذرتے ہیں کیونکہ اس شہر
میں ہر سال وبا ہوتی ہے ایسا معلوم ہوتا ہے
کہ اس سال میں زندگی وفا کرے باقی خوش رہو
جبکہ زمانہ تنہائی کا چھ سات مہینے کو پہونچا
عارضہ ضیق النفس کا جو کہ ہر سال آنحضرت قدس
سرہ الاقدس کو ہوا کرتا تھا مع بخار کے لاحق ہوا
میرے خیال میں وہ دن سترہویں ذی الحجہ کا
تھا۔ شدائد امراض کے بہ نسبت گذشتہ سالوں کے
زیادہ تر تھے۔ مخلصوں کو صحت سے مایوسی تھی
نقل ہے کہ ایکروز عارف ربانی میری مخدوم زادہ
حضرت شیخ محمد سعید سلمہ ربہ نے فرمایا کہ آج کی رات
حضرت غوث الثقلین قدس سرہ کو میں نے خواب میں دیکھا
نہایت مہربانی اور عنایت میرے حال پر فرماتے ہیں
اور اپنی زبان مبارک کو میرے منہ میں ڈالکر
فرماتے ہیں کہ میری اس شعر افلت شموس
الاولین وشمسنا ۔ ابدًا علی
افق العلی لا تغرب ۔

Marfat.com
Marfat.com
Marfat.com

وقول قَدَمِی هٰذِهٖ عَلٰی رَقَبَةِ کُلِّ
وَلِیِّ اللّٰہِ حیرانند حل آن بنویسید ترا
ازین ضعف صحت ہست و دران ضعف شوق
لقاء حق بر ایشان بسیار غالب آمدہ بود و از کمال
شوق گریہ بر ایشان متوالی شدہ و ہمیشہ بکلمہ اَللّٰھُمَّ
اَلرَّفِیْقَ الْاَعْلٰی رطب اللسان می بودند و میفرمودند
کہ اگر طبیب بگوید کہ مرض تو علاج پذیر نیست صد روپیہ
شکر اللہ تعالیٰ را انفاق کنم بعد عارف ربانی
مخدوم زادگی حضرت شیخ محمد سعید سلمہ اللہ ربہ
عرض کردند۔ کہ حضرت سلامت چرا بر این ہمہ
بی شفقتی و نامہربانی می فرمایند۔ فرمودند کہ خدا عز وجل
از شما احب ہست ان شاء اللہ تعالیٰ شفقت
و اعانت بعد رحلت زیادہ از حال حیات کردہ
خواہد شد کہ اینجا علایق بشری در بعضی اوقات
مانع اعانت و توجہ ہست و بعد موت تجرد
و فراغ ہست و نیز از حضرت مخدوم زادہ منقول ہست
کہ ضعف ایشان بشب ہا بشدت می بود
و اکثر بے آرام و بیقرار میساخت و چون روز میشد
تخفیفے دران ضعف میرفت حسرت و افسوس
بر فقدان شدائد و محن شبینہ کہ ایشان را عین راحت
و لذات می بود میکردند و میفرمودند نسبتے کہ در ہجوم آلام

اور اس قول میں قَدَمِی هٰذِهٖ عَلٰی رَقَبَةِ کُلِّ
وَلِیِّ اللّٰہِ کے معنی میں آدمی حیران ہیں حل اسکا لکھو
اس ضعف سے تمکو صحت حاصل ہوگی۔
چونکہ اس ضعف میں شوق ملاقات حق کا آنحضرت پر بہت
غالب تھا کہ بسبب کمال شوق کے گریہ زاری جاری
ہوا حتی کہ اس کلمے کے ساتھ دمبدم رطب اللسان
تھے۔ اَللّٰھُمَّ الرَّفِیْقَ الْاَعْلٰی۔
اور فرماتے تھے کہ اگر کوئی طبیب کہے کہ تمہاری بیماری
کا علاج نہیں ہے تو سو روپیہ راہ خدا میں دوں
بعد اسکے عارف ربانی میرے مخدوم زادہ حضرت
شیخ محمد سعید سلمہ ربہ نے عرض کیا کہ حضرت
سلامت اسقدر نامہربانی اور بے شفقتی ہم پر کیوں
ہے۔ ارشاد ہوا کہ اللہ تعالیٰ تمسے زیادہ دوست ہے
انشاء اللہ بعد رحلت کے نیکے حالت حیات کی
نسبت زیادہ تر مہربانی اور اعانت کیجاویگی
اسلئے کہ تعلق بشری بعض وقتوں میں اعانت او
توجہ سے مانع ہے اور بعد انتقال کے
چونکہ فراغت و تجرد ہے کوئی مانع نہیں
اور بھی میرے مخدوم زادہ سے منقول ہے کہ حضرت
قدس سرہ کو رات میں زیادہ ضعف ہوتا تھا
یہانتک کہ بیقرار کر دیتا تھا اور دن میں کم

رومی آرد و حلاوتی کہ در عین مرارت دست میداد
معاملۂ عافیت بآن نسبت ندارد کہ آن بسیار عالیست
دریتولا الحکم بشارت غوث الاعظم قدس سرہٗ
فرصتے و تخفیفے دراں ضعف رفت و اطبا و دوستاں را
نوید صحت ایشان مسرور ساختند۔ آنحضرت
محزون گشتند و فرمودند سبحان اللہ تعالیٰ
آن معاملات کہ در حین یاس و نا امیدی و درد
مندی مشاہدہ میکردم دریں وقت
وجہ صحت ہمہ مستور گشت۔ اما چوں حضرت
ایشاں را ہمیشہ موجب کُلَّ یَوْمٍ هُوَ فِي شَأْنٍ
آناً فآناً معاملات جدا و نسبتہا تازہ رو میداد
و بمقتضائے ہر مقام محکوم حکمے میشدند۔
فقدان ہیچ چیز در حق ایشان باعث
غرامت نبود۔

کہ خلیل را با خلیل نار و بستاں یکیست

و بتاریخ دوازدہم [۱۲] محرم سنہ ۱۰۳۴ ایکہزار سی و چہار
گفتہ بودند۔ کہ مرا فرمودند کہ میان چہل [۴۰] و پنجاہ [۵۰]
روز تغیر تو خواہد شد۔
و مستمعاں را گمان آں شدہ بود کہ سبب
وصال ایشاں ہمیں ضعف باشد۔ چوں
ضعف مذکور بصحت آمد و درد بحدیکہ برائے نماز بمسجد می آمدند

رات کی سختی کے کم ہو جانے سے حسرت و افسوس
کرتے تھے اسواسطے کہ وہ تکلیف و بے آرامی آپکے لیئے
عین راحت و لذت تھی۔ اور فرماتے تھے جو لطف
او حلاوت سختی کی حالت میں حاصل ہوتی ہے
وہ راحت و عافیت میں ہرگز نہیں ملتی۔
حاصل کلام یہ کہ بموجب بشارت دینی حضرت
غوث الاعظم قدس سرہ کی حضرت کو صحت
حاصل ہوئی۔ اور ضعف جاتا رہا۔ طبیبوں اور دوستوں
نے آپکو خبر خوشی کی سنائی۔ آنحضرت قدس سرہ نے
فرمایا۔ سبحان اللہ جو معاملات کہ حالت
مایوسی اور دردمندی میں حاصل تھے۔ وہ سب
صحت کے سبب سے پوشیدہ ہو گئے۔ چونکہ آنحضرت
قدس سرہ کو ہمیشہ بموجب کُلَّ یَوْمٍ هُوَ فِي شَأْنٍ
آناً فآناً معاملات جداگانہ و کیفیات روزانہ ترقی
رہتی ہیں اسواسطے کسی چیز کا جانا آپکے حق میں موجب نقصان
کا نہ تھا۔ کہ دوست کو دوست کیساتھ آگ اور باغ برابر ہیں
اور میرے مخدوم زادہ فرماتے ہیں کہ بارہویں [۱۲] تاریخ محرم سنہ ۱۰۳۴
ایکہزار چونتیس میں مجھے فرمایا کہ چالیس [۴۰] اور پچاس [۵۰]
کے درمیان میں تغیر ہوگا۔ سننے والوں کو گمان ہوا کہ شاید
اسی ضعف میں آپکا وصال ہوگا کیونکہ ضعف بدو
بصحت آیا۔ یہانتک کہ آپ واسطے نماز کے مسجد میں

Marfat.com

غالباً یک ہفتہ بمسجد نماز گذاردہ باشند و
بنوعے عافیت نصیب شان گشت کہ متعلقاں
را ازاں واقعہ کہ فرمودہ بودند کہ درمیان
چہل و پنجاہ روز مرا باید گذشت۔
وہمے طاری شد و آں شہود را برواقعہ
حمل نمودند۔ و تاویلات و تعبیرات کردہ
تسلی خاطر خود میکردند۔
اما آنحضرت از روز حصول آں خطاب تعداد
ایام میکردند و منتظر نوید وصال میبودند۔
چنانچہ در شب پنجشنبہ بست و دوم صفر در
محضر اصحاب فرمودند کہ امروز ازاں معاملہ چہلم
روز است تا دریں دو روز چہ شود۔
مخدوم زادگی حضرت شیخ محمد معصوم سلمہ اللہ
نقل کردند کہ دریں ایام صحت فرمودند کہ ہر کمالے
کہ حصول آں در حق بشر متصور است
و ممکن الحصول بطفیل آنسرور علیہ وعلی آلہ الصلوٰۃ والسلام
مرا نصیبے ازاں حاصل گشت۔ مخدوم زادگی میفرمودند
کہ ازیں سخن خاطر من بسیار پریشان شد کہ ایں سخن با آیۂ کریمہ
الیوم اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم
نعمتی و رضیت لکم الاسلام دیناً
می ماند مگر ایشاں از عالم خواہند برد۔ ازیں خطرہ

جاتے اور نماز با جماعت ادا فرماتے۔ اسی طرح ایک
ہفتہ گذر گیا۔ لوگوں کے خیال سے وہ فرمانا
چالیس اور پچاس کا جانا رہا۔ اسکو واقعات پر
حمل کرتے تھے۔ تعبیرات اور تاویلات سے اپنے
دلوں کو اطمینان اور تسلی دیتے تھے۔
لیکن آنحضرت قدس سرہ اس وصال کے دیکھنے
منتظر تھے۔ اور ملاقات کے دنوں کو گنتے تھے
چنانچہ جمعرات کی رات بائیسویں صفر کو خدام سے
فرمایا۔ کہ آج کا دن اس معاملہ کا چالیسواں دن
ہے۔ دیکھیے ان دو دنوں میں کیا ہوتا ہے۔
اور یہی مخدوم زادہ حضرت شیخ محمد معصوم سلمہ ربہ
نقل کرتے ہیں کہ انہیں ایام صحت میں آنحضرت
نے فرمایا جو کمال کہ انسان کے واسطے مخصوص اور ممکن
الحصول ہیں بطفیل جناب رسالتمآب صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے مجکو اس سے حصہ حاصل ہوا
مخدوم زادہ اسکے بعد تحریر فرماتے ہیں کہ اس بات کے
سننے سے میرا دل سخت پریشان ہوا۔
اور سمجھا میں کہ بمقتضائے آیہ کریمہ الیوم اکملت
لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی
و رضیت لکم الاسلام دیناً
شاید اس عالم سے کوچ فرمائینگے۔ بلکہ اس خطرہ

Marfat.com

بسیار وحشت و تفرقہ کشیدم و روز پنجشنبہ
بست و سوم صفر وقت عصر قباہا بصوفیان قسمت
میکردند۔ و در آں وقت فرجی تنہا پوشیدہ
بودند و در تہ قباے فرجی قباے دیگر بسبیل
معتاد نبود سردی دریافتہ تپ گرفت و باز
صاحب فراش شدند۔

و عارف ربانی مخدومزادگی حضرت شیخ محمد معصوم
سلمہ ربہ نقل کردند کہ آنحضرت دریں شب وقت تہجد
برخاستند و وضو ساختند۔ و نماز تہجد ایستادہ
گذاشتند۔ و فرمودند کہ ایں آخریں تہجد ماست
بخاطر فقیر می آید کہ بعد از بیماری صحت یافتہ باز
بیمار شدن و از عالم رفتن گویا درینمعنی نیز اتباع آنسرور
کائنات علیہ وآلہ الصلوۃ والسلام نصیب ایشاں
شد۔ زیرا کہ آنسرور علیہ الصلوۃ والسلام نیز از
مرض صحت یافتہ بودند۔ بفاصلہ قلیلہ باز بیمار
شدہ اند و در آں بیماری از عالم رفتہ۔

و عارف ربانی مخدومزادگی شیخ محمد سعید و
شیخ محمد معصوم سلمہما ربہما نقل کردند کہ دریں
ضعف بہ حافظ عبدالرشید فرمودند کہ دو
روپیہ را انگشت بجہت منقل بیار۔

بہت کچھ صدمہ و پریشانی کھینچا ہے۔ یہانتک کہ
جمعرات کے دن تئیسویں تاریخ صفر کو وقت عصر کے
قبائیں صوفیوں کو تقسیم فرماتے تھے۔ اسوقت
آپ فقط فرجی پہنے ہوئے تھے جیسی کہ آنحضرت
حسب عادت نیچے قبا کے فرجی بالا نہیں تھے اسوقت
قبا تھی۔ سردی کی وجہ سے بخار آگیا اور آپ لیٹ گئے

میرے مخدوم زادہ عارف ربانی حضرت شیخ محمد معصوم
سلمہ ربہ نقل کرتے ہیں کہ آنحضرت اس رات وقت
تہجد کے اٹھے اور وضو کر کے نماز تہجد کھڑے
ہو کر پڑھی۔ اور فرمایا کہ یہ آخری تہجد ہمارا ہے
بعد سننے اس بات کے میرے دلمیں آیا کہ بیماری سے
صحت پا کر پھر بیمار ہونا گویا اس عالم سے رحلت فرمانا
اصلی کہ اسمیں بھی پیروی جناب سرور عالم صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کی ہے۔ وہ بھی آنحضرت قدس سرہ
کو نصیب ہوئی۔ چونکہ جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم
بھی اسیطرح بیماری سے صحت پا کر چند روز بعد پھر بیمار
ہو کر اس عالم سے رحلت فرما ہوئے۔

میرے مخدوم زادہ عارف ربانی حضرت خواجہ
شیخ محمد سعید اور خواجہ شیخ محمد معصوم سلمہما ربہما
نقل کرتے ہیں کہ اسی حالت ضعف میں حافظ
عبدالرشید سے فرمایا کہ دو روپیہ کے کوئلے واسطے

Marfat.com

بعد ازاں فرمودند کہ یک ونیم روپیہ را بیارند کہ عطے
درون بگوید کہ فرصت کجاست کہ انگشت دو روپیہ
سوختہ شود شیخ حبیب خادم عرض کرد کہ حضرت سلامت
چوں ایام سرماست بکار خواہد آمد۔
فرمودند کہ ملا حبیب طول امل دارد وقت کجاست
اما چنیں کنند چوں انگشت آوردند۔ انگشت
یکروپیہ برائے خود جدا کردند۔ وفرمودند کہ اینقدر
برائے ما کفایت خواہد کرد۔
باقی باندروں دادند۔ وآں انگشت کہ برائے
خود جدا کردہ بودند۔ در ساعت وصال ایشاں
باتمام رسید دیگر انگشت نماند ودریں مرض افاضہ علوم ومعارف
برآنحضرت زیادہ تر از حال صحت بودہ۔
ومخدوم زادہائے عالی منزلت در منصۂ ظہور
می آوردند۔ روزے بیان معارف وحقائق
میکردند۔ وبسیار سرگرم بودند چوں بمقتضائے
ضعف ایں ہم تکلم نبود۔ حضرت مخدوم زادگی
حضرت شیخ محمد سعید سلمہ ربہ عرض کردند کہ حضرت
سلامت ضعف شما تحمل ایں ہمہ کلام نمیکند۔
معارف را تا وقت صحت موقوف کنید۔ فرمودند
کہ وقت کجاست و فرصت کرا شاید کہ وقت
دیگر زبان یاری نکند وحضرت ایشاں درین ضعف

انگیٹھی کے لاؤ۔ بعد اسکے ارشاد ہوا کہ ایک ہی روپیہ کے
لاؤ۔ اسواسطے کہ کوئی واعظ دلمیں کہتا ہے کہ اسقدر
فرصت کہاں ہے۔ جو دو روپیہ کے کوئلے جلاؤں
شیخ حبیب خادم نے عرض کی حضرت سلامت آئندہ
سردی کا ہے کام آئینگے۔ اسپر فرمایا کہ ملا حبیب
اسقدر درازی وقت اور زندگی کی امید کہاں
مگر ایسا ہی کرو۔ جبکہ سب کوئلے آگئے۔ انمیں سے ایک روپیہ کے
کو جدا فرمایا کہ اسقدر ہمارے واسطے کافی ہیں
اور باقی ایک روپیہ کے زنان خانہ میں بھجوا دیے۔
اپنے واسطے جو ایک روپیہ کے جدا کئے تھے وہ وصال کے
وقت تک ختم ہوگئے تھے۔ اِس حالت مرض میں صحت
کی حالت سے زیادہ علوم اور معارف آنحضرت سے
ظاہر ہوئے کہ دونوں مخدوم زادہ عالی منزلت نے انکو
ظاہر وہویدا کیا۔ ایکروز معارف اور حقائق کے
بیان میں ایسے سرگرم تھے کہ ضعف اور ناتوانی کے
سبب سے طاقت گویائی کی نہ رہی۔ مخدوم زادہ
حضرت شیخ محمد سعید سلمہ ربہ نے عرض کی کہ حضرت سلامت
ضعف آپکو بہت ہوگیا ہے۔ بیان معارف کو
صحت کے وقت تک موقوف کیجئے۔ ارشاد ہوا کہ
آئندہ وقت کہاں ہے۔ اور فرصت کسکو ہے۔
شاید دوسرے وقت زبان یاری نکرے۔ باوجود اس ضعف

Marfat.com

Marfat.com

ہمہ نمازہا باجماعت نگذارند الا ماشاء اللہ تعالیٰ
وقومہ وجلسہ نماز ترک نفرمودند۔ وادعیہ و اوراد
بر سبیل معتاد میخواندند۔ وہیچ دقیقہ از دقائق
شریعت وہیچ ادبے از آداب اعمال
فروگذاشت نکردند۔
وسہو در رعایت جزئیات دقیقہ ملت
بیضا از حال صحت تفاوت نبودہ۔
ودر آخر شب سہ شنبہ کہ روز وصال ایشاں
بود۔ فرمودند اصبح لیل اشتیاق بوصال حق
جل وعلیٰ بایں عبارت گفتند۔ واشارت
بہ تعیین روز وصال کردند۔ وبخدمہ حضور کہ بیمار
داری ایشاں میکردند۔ ودراں شب فرمودند
کہ شما بسیار محنت کشیدید۔ ہمیں محنت امشب
وآخر با ضعف استغراق وفرورفتگی بر ایشاں
غالب شدہ بود۔
دراں وقت عارف ربانی مخدوم زادگی حضرت
شیخ محمد سعید سلمہ بہ عرض کردند کہ حضرت سلامت
ایں غیبت شما از استغراق ست یا از خواب
فرمودند کہ از استغراق ست بعضے معاملات
وحقائق درمیان ست۔
توجہ میکنم تا کما ہو مکشوف شود۔ وباتمام رسد

اور ناتوانی کوئی نماز آنحضرت قدس سرہ نے بدون جماعت
کے نہ پڑھی۔ الا ماشاء اللہ جیسا کہ چاہیئے قومہ و
جلسہ ادا فرماتے تھے۔ بلکہ دعا اور وظیفہ مقرر تھا
سب ادا فرماتے تھے۔ اور کوئی دقیقہ دقائق سے بحسب شرع
سے اور کوئی آداب اعمال سے ترک نہ فرمایا۔
اصلاً سہو حالت صحت سے کسی جزئیات شریعت میں کسی
طرح کا فرق نہوا۔ آخر رات منگل ہی کہ دن وصال
آنحضرت قدس سرہ کا تھا۔ فرمایا اصبح لیل
یعنی صبح ہوئی رات اشتیاق وصال حق
جل وعلیٰ ہی ساتھ اِس عبارت بالا کے گویا ہو
اور روز وصال کا مقرر فرمایا۔ جو خدام بیمارداری
اور خدمتگذاری کے واسطے حضور میں حاضر تھے
اُنسے اُس رات میں فرمایا کہ تم نے بہت محنت
اوٹھائی اب یہی رات محنت کی ہے۔
اسکے بعد بسبب ضعف کی استغراق و بیہوشی
آپ پہ طاری ہوئی۔ اُسوقت عارف ربانی
میرے مخدوم زادہ حضرت شیخ محمد سعید سلمہ اللہ تعالیٰ نے
عرض کی کہ حضرت سلامت یہ غیبت آپکو استغراق
سی ہے یا خواب سی۔
ارشاد ہوا کہ استغراق سے ہی بعض معاملات
اور حقائق درپیش ہیں۔ اسلئے توجہ کرتا ہوں

Marfat.com

وآں معاملات را بایشاں بیان فرمودند
وآں معارف از غوامض اسرار بودہ و اکثر اوقات
دریں مرض وصایا میفرمودند و تحریص بمتابعت
سنت سنیہ و التزام ملت حنیفیہ میکردند و میفرمودند
کہ شریعت را بدندان خود خواہید گرفت۔

و نیز فرمودند کہ اَلنَّصِیْحَۃُ ھِیَ الدِّیْنُ
صاحب شریعت ہیچ دقیقہ را از دقائق
نصح فرو نگذاشتہ۔

و نیز فرمودند کہ تجہیز و تکفین من رعایت اتباع
نبوی علیٰ مصدرہا الصلوٰۃ والسلام
رعایت حدود شرعیہ بجا خواہید آورد و قبل
ازیں بعصمت پناہ فرمودہ بودند کہ چناں معلوم میشود
کہ ارتحال من پیش از تو خواہد شد۔
باید از مہر کفن من بسازی۔

و نیز وصیت فرمودند کہ قبر مرا در جائے گمنام خواہید
ساخت۔ مخدوم زادگی حضرت شیخ محمد سعید سلمہ اللہ
ربہ عرض کردند کہ حضرت سلامت قبل ازیں
شما فرمودہ بودند کہ قبر من در گنبد فرزندی
محمد صادق خواہد شد۔

وآں موضع را تعین فرمودہ بودند شرافت
و برکت و نورانیت آنجا را بیان نمودہ بودند۔

تاکہ ظاہر ہو جائیں اور اختتام کو پہنچیں اور ان
معاملات کو انہی سے بیان فرمایا۔ وہ اللہ تعالیٰ کی اسرار
کی باریکیاں ہیں — اس بیماری میں اکثر اوقات
وصیت بھی فرماتے تھے اور اتباع شریعت بلند اور التزام
ملت پسند کی رغبت دلاتے تھے۔ اور فرماتے تھے
کہ شریعت کو دانتوں سے پکڑو۔

اور یہ بھی اسوقت ارشاد ہوا اَلنَّصِیْحَۃُ ھِیَ
الدِّیْنُ یعنی نصیحت ہی دین ہے۔ صاحب شریعت نے
کوئی باریکی نصیحت کی نہیں چھوڑی ہے۔

اور یہ بھی فرمایا کہ میری تجہیز و تکفین میں اتباع نبوی
صلی اللہ علیہ وسلم اور رعایت حدود شرع کی بجا لانا
اس سے پہلے حضرت عصمت پناہ کو فرمایا تھا۔
ایسا معلوم ہوتا ہے کہ میں تمہارے پاس سے
عنقریب رحلت کرونگا۔ اپنے مہر کے روپیہ
سے میرا کفن تیار کرانا۔ اور یہ بھی وصیت فرمائی
کہ گمنام جگہ میں میری قبر بنانا۔ اسپر میرے
مخدوم زادہ حضرت شیخ محمد سعید سلمہ ربہ نے عرض کی
کہ حضرت سلامت آپنے اس سے پہلے
فرمایا تھا۔ کہ ہماری قبر گنبد میں فرزند محمد صادق
کے ہوگی اور جگہ قبر کی بھی آپنے متعین فرمادی تھی
اور شرافت و برکت و انوار اس جگہ کی بیان کی تھی

اکنون چنین میفرمایند بلکه گفته بودم۔ اما اکنون
شوق من چنین بیاست۔ واگر چنین نکنند نزدیک
والد بزرگوار نگهدارند۔ واگر اینهم نباشد در باغ
نگاه دارند و قبر مرا خام گذارند پخته نکنند چون
مخدوم زادگی درین امور ایستادگی کردند۔
فرمودند که شما مختارید بصلاح شما گذاشتم۔ وقت رحلت
آخر فرمودند که استنجا میکنم اگر طشت بیارند
اتفاقاً مولانا محمد ہاشم خادم طشت معہود که ریگ
درو انداخته بودند بیاورد در ظرف بے ریگ آورد
فرمودند که درین ظرف قطرات خواہند جست
ہمان طشت بیار چون قرب وصال ایشان
منظور ہیچکس نبود وی عرض کرد که میخواہیم
که قارورہ بحکیم بنمائیم۔ فرمودند که مرا بردارید
که من بول میکنم۔
برداشتند بر فراش برنشاندند۔
درینجا چیزی بخاطر فاتر میرسد که چون ایشان
باطہارت نماز فجر بودند۔
و معلوم ایشان بود که وقت ارتحال نزدیک
نزدیست۔ نخواستند که بے طہارت
وصال فرمایند۔
که فضائل مخصوص شدن باطہارت بسیار آمدہ است

آپ ایسا فرماتے ہیں۔ فرمایا ہاں میں نے کہا تھا
لیکن اسوقت مجھے بھی شوق ہے۔ اگر تمکو یہ منظور نہو
تو قریب مزار والد بزرگوار کے دفن کیجیو۔
اور اگر یہ بات بھی منظور نہ ہو۔ تو باغ میں دفن کیجیو
اور قبر میری کچی رکھنا۔ پختہ نہ بنانا۔ جبکہ مخدوم زادوں
نے بہت کچھ اصرار کیا۔ تو فرمایا کہ تمہاری رائے پر
چھوڑا میں نے جو مناسب ہو کیجیو۔ رحلت سے پہلے
فرمایا کہ میں استنجا کرونگا اگر طشت لاؤ۔
اتفاقاً مولانا محمد ہاشم آپکے خادم طشت بغیر
ریت کا لائے جسمیں ریت تھا اُس طشت کو نہ لائے
فرمایا کہ اس طشت میں قطرے اڑینگے۔
ریت والا لاؤ۔ چونکہ کسیکو گمان آپکے قرب وصال
کا نہ تھا عرض کیا کہ قارورہ حکیم کو دکھانا ہے
فرمایا کہ مجکو اُٹھاؤ اب میں پیشاب کرونگا
پس لوگوں نے اُٹھا کر بستر پر بٹھا دیا۔
اس جگہ مؤلف لکھتا ہے کہ اُسوقت چند باتیں
میرے خیال میں آئیں وہ یہ کہ آنحضرت نماز فجر تک
باطہارت تھے۔ اور یہ آپکو معلوم تھا کہ وقت
رحلت کا بہت قریب ہے۔ بجا آپنے کہ بغیر
طہارت کیسے رحلت فرمائیں۔ اس واسطے کہ طہارت کے
ساتھ رحلت کرنے میں بہت سے فضائل ہیں۔

Marfat.com
Marfat.com
Marfat.com

آنکہ فرمودند کہ قطرات خجاست حسب اشارہ حدیث
اِسْتَنْزِهُوْا مِنَ الْبَوْلِ فَاِنَّ
عَامَّۃَ عَذَابِ الْقَبْرِ مِنْہُ
کردند و بیماری شیق بر محفوظ گشتن خود ازاں
نمودند۔ دیگر آنکہ چوں مذکور حکیم ظاہر شد۔ ازاں
اعراض فرمودند۔ بجدیکہ ترک بول کردند۔

و چوں عارف ربانی حضرت شیخ محمد سعید سلمہ ربہ
سرعت تنفس ایشان مطالعہ نمودند۔
باضطراب عرض نمودند کہ حضرت سلامت طبیعت
شما چون است۔ فرمودند کہ ما خوبیم ایشان گفتند
حضرتم کدام خوبیست کہ شمارا بایں حال می بینم
فرمودند کہ آں دو رکعت نماز مارا کافیست۔ و مولانا
محمد ہاشم خادم نقل کردہ کہ فرمودند دو رکعت نماز
کہ کردیم کافیست ولفظ آں تعبیر نمودند۔ ایں آخرین
تکلم حضرت ایشان است۔ و ثبوت رسیدہ کہ
آخرین تکلم جمیع انبیاء دربارہ نماز بودہ۔ ایشان گویا
اتباع انبیاء علیہم الصلوۃ والتسلیمات نمودند۔
بعد از لحظہ جان گرامی از جسد لطیف آنحضرت مفارقت
نمود۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔
و وقت ارتحال مضطجع بر یمین خود بودند۔ و کف
دست راست در زیر رخسارہ راست نہادہ بودند

اور یہ جو فرمایا کہ چھینٹیں اڑتی ہیں اشارہ حدیث شریف
کیطرف تھا۔ وہ حدیث یہ ہے اِسْتَنْزِهُوْا مِنَ
الْبَوْلِ فَاِنَّ عَامَّۃَ عَذَابِ الْقَبْرِ مِنْہُ
یعنی بچو پیشاب کے قطروں سے اسواسطے کہ اکثر قبر کا
عذاب اسکی سبب سے ہوتا ہے۔ دوسرے حکیم کا جو ذکر آیا
اُس سے اعراض فرمایا۔ یہانتک کہ پیشاب کرنا ترک کیا
جبکہ عارف ربانی حضرت شیخ محمد سعید سلمہ ربہ نے
آنحضرت کا سانس زیادہ چلتا ہوا پایا۔ بیقرار ہوکر عرض کیا
کہ حضرت سلامت آپکی مزاج کا حال کیا ہے۔
فرمایا کہ میں بہت اچھا ہوں۔ اُنہوں نے عرض کیا
کہ آپکو اس حالمیں دیکھتا ہوں۔ کونسی خوبی ہے۔
فرمایا وہ دو رکعت نماز ہمکو کافی ہے۔ اور مولانا
محمد ہاشم آپکے خادم نقل کرتے ہیں کہ فرمایا یہ دو رکعت
نماز جو پڑہیں ہمنے کافی ہیں۔ لفظ آن کا نفرمایا۔
یہ آخری گفتگو حضرت کی تھی۔ یہ بات ثابت ہے کہ آخری
کلم تمام انبیا کا نماز کے بابت ہوا ہے۔ گویا آنحضرت
قدس سرہ نے بھی انبیا علیہم السلام کا اتباع کیا۔
بعد ایک لحظہ کے جان گرامی آپکے جسم مبارک سے
علیحدہ ہوئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون اور آپکو وصال
کیوقت یہ کیفیت تھی کہ داہنے ہاتھ کی ہتیلی سیدھے
رخسارہ کی نیچے تھی۔ گویا کہ قبلہ رو بطریقہ سنت

Marfat.com
Marfat.com
Marfat.com

واستقبال قبله داشتند بطریکه سنت است
وآن روز سه شنبه بود۔ اول وقت ضحی ۲۱ بست و یکم
شهر صفر سنه ۱۲۳۴ یکهزار دو صد و سی و چهارم و عمر شریف ایشان
موافق سنه شریف ۶۳ بود علیه الصلوٰة والسلام
گویا این دقیقه اتباع را نیز فرو گذاشت نکردند و سه روز
از تاریخ وصال آنسرور علیه الصلوٰة والسلام پیشتر ارتحال
فرمودند۔

چه بر قول اکثر علما آنسرور علیه الصلوٰة والسلام دوم
ربیع الاول ارتحال فرموده اند و ایشان بست و نهم
صفر و بست و نهم هلال ربیع الاول نمودار گشت۔
پس باین حساب سه روز پیش از پیغمبر خود علیه الصلوٰة والسلام
از عالم رفته اند۔
گویا رعایت ادب کرده اند بنسبت آن سرور علیه الصلوٰة والسلام
تا در جمیع امور برابری لازم نیاید۔ و بگمان قاصر این حقیر
ایام بیماری ایشان بعدد سالهاے عمر ایشان بود۔
بحکم حدیث حُمّی یومٍ کفارۃُ سنةٍ
مرض هر روز را کفاره هر سال ایشان گردانیدند
اکنون کرامات بعد وصال حضرت ایشان نقل کنیم
این حقیر در وقت غسل ایشان حاضر بود وقتیکه
خواستند که جهت غسل جامهای ایشان را برآرند دیدیم که دستها را
تا ناف بسته اند۔

خواب استراحت فرما رہے تھے ۱۲۳۴ھ یکہزار دو سو
چونتیس ہجری بتاریخ اکیسویں ۲۱ صفر کو منگل کے دن چاشت
کیوقت رحلت فرما ہوئی۔ عمر شریف آپکی موافق
سنہ شریف جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم
کے ہوئی۔ گویا کہ کوئی دقیقہ اتباع کا نہ چھوڑا۔
لیکن بسبب رعایت ادب کے تاکہ جمیع امور میں برابری
حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی لازم نہ آئے
تین دن پہلے تاریخ وصال جناب رسالتمآب صلی اللہ
علیہ وسلم سے انتقال فرمایا۔ باین حساب کہ
تاریخ انتیس ۲۹ کو ہلال ماہ ربیع الاول کا دیکھا گیا۔
اور دوسری تاریخ ربیع الاول کو حضرت سرور عالم صلی اللہ
علیہ وسلم اس جہان سے رحلت فرما ہوئے
اور آنحضرت قدس سرہ الاقدس اُنتیسویں ۲۹ صفر کو
رحلت گزین ہوئے۔ گمان قاصر میں اس حقیر کے
زمانہ بیماری آنحضرت کا سالہاے عمر کے برابر تھا۔
بموجب حدیث شریف حُمّی یومٍ کفارۃُ سنةٍ
یعنی ایکروز کا بخار ایک سال کا کفارہ ہے
اب یہاں سے وہ کرامتیں جو بعد وصال آنحضرت کے
ظاہر ہوئیں نقل کرتا ہوں۔ کہ غسل دینے کے وقت
آنحضرت کے یہ حقیر موجود تھا جسوقت غسل دینے کے واسطے
کپڑے اُتارے دیکھا میں نے کہ دونوں ہاتھوں کو

Marfat.com
Marfat.com

Marfat.com

وابہام بانغر حلقہ دادہ چنانکہ در نماز مستحب است۔
و پیش ازیں بعد ارتحال حضرت مخدوم زادگی شیخ محمد سعید
سلمہ ربہ دستہا و پایہاے ایشاں را دراز کردہ بودند
چنانکہ متعارف ہست۔

چوں دریں وقت تغیر ہیئت ہم مشاہدہ کردند حضار را
بسیار تعجب روے نمودہ۔ و ایں قبض یدین از اعظم خوارق
و اعجب کرامات ہست کہ از حضرت ایشاں بظہور رسیدہ
و چوں جامہا فرود آوردند۔ و بر سریر غسل مستلقی
کردند۔ در آں حال کہ پای مبارک ایشاں بجانب
مغرب کردہ بودند۔ و سر مبارک بجانب مشرق بر طریق
مسنون ہست چنانکہ در روضۃ الاحباب و غیر آں از
کتب فقہ و سیر مبین است۔ و دیدیم کہ تبسم فرمودند تا ہنگام
غسل بودند تبسم داشتند تعجب حاضران زیادہ تر شد
بعد ازاں ایشانرا وضو دادند و دستہاے مبارک ایشاں را
باز دراز کردند و راست ساختند۔
و بر یسار مضطجع گردانیدند و غسل طرف یمین کردند۔
چوں بر جانب یمین مضطجع ساختند باز دست راست
بر دست چپ بستند۔ و چوں اضطجاع بجانب یمین بود بایستی
دست راست بر دست چپ نمی ایستاد و سوی افتاد۔ اما چناں
باختیار و قوۃ قبض کردہ بودند کہ نہ افتاد۔
حالانکہ اعضاے شریف ایشاں از موم جسم نرم تر بود

آپ ناف پر باندھے ہوئی ہیں۔ اور انگوٹھے کو ساتھ ملا کر
حلقہ کئے ہوئی ہیں جیسے کہ نماز میں مستحب ہے۔ باوجودیکہ
رحلت فرمانے کے بعد حضرت مخدوم زادہ شیخ محمد سعید سلمہ
نے آپکے ہاتوں اور پاؤں کو دراز کر دیا تھا۔
جیسا کہ دستور ہے جس وقت کہ دونوں ہاتھ آنحضرت
قدس سرہ الاقدس کے ناف پر بندھے ہوئے دیکھے۔
حاضرین کو نہایت ہی تعجب ہوا۔ کہ یہ عجیب کرامت
حضرت سے ظاہر ہوئی۔ اور جب لباس مبارک جسد مبارک سے
اُتارا اور تخت پر لٹایا تو دیکھا۔ کہ بطریقہ مسنون
پای مبارک جانب مغرب اور سر مبارک طرف
مشرق خود بخود ہو رہا تھا جیسا کہ روضۃ الاحباب وغیرہ کتب فقہ
اور سیر سے ظاہر ہے۔ دیکھا میں نے کہ آپ مسکرا رہے ہیں
اور غسل دینے کے وقت تک مسکراتے رہے حاضرین کو اس بات سے
اور زیادہ تعجب ہوا۔ جس وقت آپکو وضو کرا چکے۔
دونوں ہاتھوں کو سیدھا پھیلا دیا۔ اور اُلٹی کروٹ
آپکو دیکر سیدھی جانب نہلایا۔ اور جب سیدھی
طرف کو لٹایا آپنے سیدھے ہاتھ کو اُلٹے پر باندھ لیا۔
حالانکہ قاعدہ ہے کہ جب سیدھی طرف لٹاتے ہیں سیدھا ہاتھ
اُلٹے پر ہرگز نہیں ٹھہرتا ہے۔ اور گر پڑتا ہے۔ مگر آپنے
گویا اپنے اختیار اور قوت سے پکڑ لیا تھا کہ نہ گرا
حالانکہ اعضاے شریف آپکے موم سے بھی زیادہ تر نرم تر

Marfat.com
Marfat.com
Marfat.com

چون بعد غسل ایشان را بجهت تکفین برتخش آوردند
دو دستہا دراز کردند حضار می دیدند - کہ دستہا سبک
باہم مے آمدند تا آنکہ بر بند دست چپ بر دست راست زیر ناف
قبض کردند - و خنصر را با بہام حلقہ دادند چنانکہ در
نماز مسنون است - غوغا از حضار بر خاست عارف
ربانی مخدوم زادگی شیخ محمد سعید سلمہ ربہ فرمودند
کہ چون مرضی ایشان در این است بگذارید بصدق
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

لَمَّا تَعِيشُونَ تَمُوتُونَ ذٰلِكَ
فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ
وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

وایشان را بسہ جامہ سفید تکفین نمودند - لفافہ
وقمیص و ازار و چاک قمیص از دو طرف منکبین کردہ بودند چنانکہ
از روی روایت مفتی بہ است - ایشان را عمامہ نہ بستند
چہ باتفاق جمیع محدثان و فقہا برآن رفتہ کہ آن سرور
صلی اللہ علیہ وسلم عمامہ ندادہ اند و کذا حضرت ابوبکر
رضی اللہ تعالیٰ عنہ چنانچہ از صحاح و اصول مستفاد است
و در جامع الرموز از زاہدی نقل کردہ کہ اصح آنست
کہ عمامہ در کفن مکروہ است -
و عبارت امام ابن ہمام در شرح ہدایہ نیز مشعر بہمین
است -

جبکہ آنحضرت کی لاشہ مبارک و مقدس کو غسل دینے کے بعد
واسطے کفن پہنانے کے لائے اور ہاتوں کو پھیلایا -
حاضرین دیکھ رہی تھے کہ دست مبارک پھر باہم آ گئے -
یہانتک کہ اُلٹے ہاتھ کے پہنچے پر داہنے ہاتھ کو ناف
کے نیچے باندھ لیا - اور چھنگلیا کو انگوٹھے کے ساتھ حلقہ کیا -
جیسا کہ نماز میں مستحب ہے - حاضرین نے یہ عجیب باتیں
دیکھکر شور وغل مچایا - اُسوقت میر مخدوم زادہ حضرت
شیخ محمد سعید سلمہ ربہ نے فرمایا کہ مرضی حضرت کی یہی ہے
اسیطرح چھوڑ دو - سچ فرمایا حضرت رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے - یعنی جسطرح زندگی بسر کرتے ہیں اسیطرح
مرتے ہیں - یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے جسکو چاہے دیوے
اور اللہ صاحب فضل بڑا ہے -
اور آنحضرت قدس سرہ کو تین سفید کپڑے کا کفن دیا - ایک لفافہ
دوسرا قمیص - تیسرا ازار - اور چاک قمیص کا دونوں طرف
مونڈھوں سے کیا تہا جیسا کہ روایت مفتی بہ ہے اور
آپکے سر مبارک پر عمامہ نہیں باندہا - اس لئے کہ تمام
محدثین اور فقہا کا اتفاق ہے - کہ جناب رسالتمآب
صلی اللہ علیہ وسلم کو عمامہ نہیں دیا تہا - اور نہ حضرت
امیر المومنین ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو -
جیسا کہ صحاح اور اصول سے مستفاد ہے - اور جامع الرموز
میں زاہدی سے نقل کیا ہے - کہ صحیح تر قول یہی ہے

Marfat.com
Marfat.com
Marfat.com

چنانکہ گفتہ وَلَیْسَ فِی الْکَفَنِ عِمَامَۃٌ
عِنْدَنَا وَاسْتَحْسَنَ الْبَعْضُ و
سید شریف جرجانی وغیرہ از شراح سراجی بتاکید وصیح
عمامہ نمودہ اند۔ ونیز حدیث اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی
وِتْرٌ وَّیُحِبُّ الْوِتْرَ مقوی آنست و آنچہ بعضی
از شارحاں استحسان عمامہ کردہ اند بطریق صحۃ
اطلاق آں وے تقضیۂ آں بورثہ کبار مآل آں بہ بدعت
حسنہ است۔ چنانکہ قول ایشاں وَاسْتَحْسَنَ
الْاِسْتِصْنَاعُ مؤید ایں معنی است چہ استصناع
بقول ہیچکس مستحب نیست فَکَذَا ھٰذَا اِنَّ
الْحَسَنَ مَا یُقَابِلُ الْقَبِیْحَ وَھُوَ یَحْتَمِلُ الْمُبَاحَ
اَیْضًا فَیُحْمَلُ عَلَیْہِ تَطْبِیْقًا۔

وامام حجۃ الاسلام ابو حامد غزالی در احیاء العلوم فرمودہ
کہ از مبتدعات امور آنست کہ عمل سنت را بمقابل
اہل عصر متروک سازند۔
و آں قبیح است۔
چہ ممکن نیست فضل عمل اہل ایں عصر بر عمل آں سرور و اہل عصر
آں سرور صلی اللہ علیہ وسلم کہ آں خیر القرون است
و ایں شر القرون۔
و بسط ایں سخن باین رسالہ گنجائش ندارد۔
اگر خلاف مانند باشد باحیا رجوع نمایند۔

کہ عمامہ کفن میں دینا مکروہ ہے اور عبارت امام ابن ہمام کی
شرح ہدایہ میں بھی اسی معنی پر دال ہے جیسا کہ کہا ہے
یعنی ہمارے نزدیک کفن میں عمامہ دینا جائز نہیں۔
بعضوں نے بہتر جانا ہے۔
اور سید شریف جرجانی وغیرہ شراح سراجی نے بھی بعینت عمامہ
عمامہ میں تاکید کی ہے۔ اور یہ حدیث بھی۔
یعنی اللہ تعالے وتر و طاق ہے۔ اور دوست رکھتا ہے
طاق کو۔ اس امر کی تقویت کرتی ہے۔ اور بعض متاخرین
نے عمامہ کو مستحسن کہا ہے۔ در صورت صحیح ہونے
اس روایت کے مآل اسکا بدعت حسنہ ہوگا جیسا کہ
انہوں نے کہا ہے یعنی کیا اچھی ہے طلب
صنعت کی۔ اور استصناع کسی کے نزدیک
مستحب نہیں ہے جیسی کہ حسن وہ ہے جو مقابل ہو
قبیح کا اور وہ احتمال رکھتا ہے مباح کا۔

اور امام حجۃ الاسلام ابو حامد غزالی رحمۃ اللہ علیہ
احیاء العلوم میں نقل فرماتے ہیں کہ بدعات امور سے
وہ امر ہے کہ مقابل عمل اہل عصر کے عمل سنت کو
چھوڑ دیتے ہیں یہ قبیح ہے۔ اسواسطے کہ عمل اہل اس عصر کا
عمل سرور عالم اور اہل عصر سرور عالم صلی اللہ علیہ
وسلم سے کسیطرح بہتر نہیں ہوسکتا۔ کیونکہ خیر القرون ہے
اور یہ شر القرون ہے۔ اور اس کلام کی تفصیل اس رسالہ میں گنجائش نہیں رکھتی

Marfat.com
Marfat.com
Marfat.com

در حال حیوۃ ہم عمل آنحضرت قدس سرہ الاقدس
چنیں بود۔ کہ اموات را عمامہ نمے دادند۔
و ایں را خلاف سنت می دانستند و عمل سنت سنیہ
را بنہایت راغب و مرغب بودند۔
چنانچہ اظہر من الشمس است۔
و حضرت مخدوم زادگی شیخ محمد سعید سلمہ ربہ بامامت نماز
جنازہ کردند۔ و بعد از نماز جنازہ برائے دعا توقف
نمودند۔ کہ مقتضائے سنت سنیہ ہمیں است
و در فتاوائے سراجی وغیرہ از کتب معتبرہ آوردہ
کہ بعد از نماز جنازہ ایستادن و دعا خواندن مکروہ است
ہرچند عمل بعضے انام دریں باب بر خواندن دعا بعد
نماز جنازہ واقع شدہ۔ اما چوں مخالف سنت سنیہ
و روایت است۔ بنابر آں ترک آں کردند۔
و بعد ازاں ایشاں را در قبہ منورہ نگاہ داشتند
کہ قبل ازیں بسا بارہا در حین حیوۃ مخدوم زادہ کلاں نورے
ساطع در آنجا مشاہدہ کردہ بودند و معلوم ساختہ کہ
مرقد مطہر ایشاں آں موضع باشد۔ و ایں راز بر اصحاب خود ظاہر فرمودہ بودند
اتفاقاً صاحب سر مخدوم زادہ اعظم سبقت کردند
و ایشاں را بعد استخارہ در آنجا نگاہ داشتند
و دفن فرمودہ بودند۔
کہ محاذی قبر شریف زندہ مرا نگاہ خواہید داشت

جسکو منظور ہو۔ احیاء العلوم میں دیکھ لے۔ اور آنحضرت
قدس سرہ الاقدس نے بھی اپنی حیات ظاہری میں
کبھی کسی میت کو عمامہ نہیں بندھوایا۔ اسواسطے کہ
اس فعل کو خلاف سنت جانتے تھے۔ اور آپ
عمل سنت کے کرنے پر نہایت راغب تھے۔
یہ بات اظہر من الشمس ہے۔ کہ حضرت مخدوم زادہ شیخ محمد سعید
سلمہ ربہ نے نماز جنازہ کی پڑہائی۔ اور بعد نماز جنازہ کے
دعا کے واسطے توقف نہیں کیا۔ اس واسطے کہ سنت
یہی ہے۔ فتاوائے سراجی وغیرہ میں کتب معتبرہ سے
نقل کی ہے۔ کہ بعد نماز جنازہ کے کھڑا ہونا اور دعا
پڑہنا مکروہ ہے۔ ہرچند کہ بعضے لوگ اس زمانے میں بعد نماز
جنازہ کے دعا پڑھتے ہیں لیکن یہ عمل خلاف سنت ہے
پس مناسب ہے کہ یہ نہ کریں۔ اور موافق سنت کے کریں
بعد اسکے آنحضرت قدس سرہ کو قبہ منورہ میں حضرت
خواجہ محمد صادق رضی اللہ عنہ کے دفن کیا۔ اسواسطے
کہ آنحضرت قدس سرہ الاقدس نے خواجہ
محمد صادق رضی اللہ عنہ کی حیات میں اس جگہ ایک نور دیکھا
تہا۔ اور معلوم ہو چکا تہا۔ کہ مرقد مطہر آپکا اسی جگہ ہوگا
بلکہ اس راز کو خواجہ محمد صادق رضی اللہ عنہ نے ظاہر کر دیا تھا
مگر اتفاق سے انہوں نے حضرت سے پہلے رحلت کی
لہذا استخارہ کے بعد مخدوم زادہ موصوف کو اسی جگہ دفن کیا

Marfat.com
Marfat.com
Marfat.com

که آنجا روضه‌ایست از ریاض جنت می یابم و آنجا دفنم کنند
چنانچه تفصیل این معنی در مکتوبی از مکاتیب به تفصیل
نوشته‌اند۔

واین اخبار و وقوع بر طبق آں از خوارق آنحضرت است
قدس سره الاقدس۔

و قبر ایشاں را قدر شبر بلند ساخته مسنم کردند

و روز وصال ایشاں اطراف آسمان بنایت
سرخ شده بود۔

گفته اند که سرخی آسمان گریه است۔
بر دوستان حق جل وعلا کما فی شرح الصدور
وبلغني ان السموات والارض ليبكيان على المؤمن وفيه ايضا بكاء السماء حمرة اطرافها وفيه ايضا عن سفيان الثوري قال كان يقال هذه الحمرة التي تكون في السماء بكاء السماء على المؤمنين

وبعد از ارتحال ایشاں به چهار روز صلاح آثاری
شیخ پیر محمد سلطانپوری که از مریدان ایشان است
نقل کرده که شب متوجه بودم که حضرت ایشان را در واقعه
ببینم۔ اتفاقاً شب بسر شد۔ روز دیگر وقت
پیشین در مسجد ایشاں به نماز آمدم۔

چونکہ آنحضرت قدس سرہ نے فرمایا تھا کہ میری قبر مقابل میرے
فرزند کی قبر کے کرنا۔ اسواسطے کہ اس جگہ ایک روضہ
باغ جنت سے پاتا ہوں۔ چنانچہ اسکی تفصیل مکتوبات
شریف کی ایک مکتوب میں تحریر فرمائی ہے۔

اور اس معاملہ کی اطلاع دینا اور اسیطرح معاملہ کا
واقع ہونا آنحضرت قدس سرہ کی کرامتوں میں سے ہے۔
اور قبر آپکی بقدر ایک بالشت بلند شکل کوہان شتر کی بنائی
اور آپکے وصال کے دن کنارے آسمان کے نہایت
سرخ ہوئی تھی۔ لکھتے ہیں کہ سرخ ہونا آسمان کا رونا
اُسکا ہے دوستان حق جل وعلا پر جیسا کہ شرح الصدور
میں ہے۔ یعنی پہنچی یہ بات کہ آسمان اور زمین بعض لوگ
روتی ہیں واسطے ایماندار کے۔ اور یہی اُس شرح
میں ہے کہ آسمان کا رونا کیا ہے اُسکے کناروں کا
سرخ ہونا ہے۔ اور اُسی شرح میں حضرت سفیان ثوری سے
منقول ہے۔ کہ وہ فرماتے تھے کہ یہ سرخی آسمان میں
اس جہت سے ہے کہ وہ ایماندار کے مرنے سے روتا
اور آپکے رحلت فرمانیسے چار روز بعد شیخ محمد سلطان
پوری کہ وہ مرید آنحضرت قدس سرہ کے ہیں نقل کرتے ہیں
رات کو منتظر تھا میں کہ آنحضرت قدس سرہ کو
خواب میں دیکھوں اتفاقاً رات تمام ہو گئی۔ دوسرے روز
ظہر کے وقت مسجد میں آنحضرت کی واسطے نماز کے آیا میں

Marfat.com

مؤذن اقامت گفت و مردم بجہت نماز ایستادہ شدند
و عارف ربانی مخدوم زادگی حضرت شیخ محمد معصوم
سلمہ ربہٗ امام بودند۔
و من در پس ایشان ایستادم۔ بچشم سر دیدم
کہ حضرت ایشان برابر من ایستادہ از دست مرا
گرفتند۔ و بخود متصل ساختند۔
تا فاصلہ درمیان نماند۔
و تا آخر نماز ایشان را میدیدم فرجی شالی زرد پوشیدہ بودند
و مسحی در پا داشتند۔
و من بتعمق در نظر کردم کہ مبادا از وہم باشد۔
دیدم کہ شخص بے ریب و شک ایشان اند۔
وقتی کہ سلام دادیم دیدیم کہ ہیچکس نیست۔
چون شیخ بدر محمد این سخن تمام کرد عارف ربانی مخدوم زادگی
شیخ محمد سعید سلمہ ربہٗ فرمودند کہ من ہم ازین قبیل
چیزے دیدہ ام امشب در حجرہ جماعت خانہ بودم۔
ناگاہ سحرگاہ دیدم کہ حضرت ایشان از راہ دور
در آمدند۔
و بر سر فرش من نشستند۔ و مرا در بر گرفتند
و سینہ بر من متصل شد۔
فی الحال از نظر من غائب شدند۔
و شیخ عبد العلیم بن حقائق آگاہ مرحوم شیخ احمد برکی

مؤذن نے تکبیر پڑھی اور آدمی واسطے نماز کے کھڑے
ہوئے۔ اور عارف ربانی میرے مخدوم زادہ حضرت
شیخ محمد معصوم سلمہ ربہٗ امام تھے۔ اور میں اُنکے پیچھے
کھڑا ہوا۔ اُسوقت مینے اپنی ان آنکھوں سے دیکھا
کہ آنحضرت قدس سرہٗ میرے برابر کھڑے ہیں
اور اپنے دست مبارک سے مجھکو پکڑ کر اپنے قریب
کر لیا۔ تاکہ فاصلہ درمیان میں نہ رہے۔ آخر نماز تک
آپکو دیکھا مینے اور آپ زرد شالی فرجی پہنے ہوئے
اور آپکے پائے مبارک میں موزے تھے۔ اسوقت مینے
بغور دیکھا کہ شاید وہم و خیال ہو۔ معلوم ہوا کہ بے
ریب بلاشک آنحضرت قدس سرہٗ ہیں
جب نماز ختم ہوئی تو آپکو نہ پایا۔ جب یہ بات شیخ بدر محمد نے
بیان کی اسکے بعد عارف ربانی میرے مخدوم زادہ
شیخ محمد سعید سلمہ ربہٗ نے فرمایا کہ مینے بھی ایسا ہی ایک
واقعہ دیکھا ہے۔ آجکی رات میں جماعت خانہ کے
حجرہ میں تھا صبح کیوقت دیکھا مینے کہ آنحضرت
قدس سرہ راہ دور سے تشریف لاکر میرے
بستر پر رونق افروز ہوئے۔ اور مجھکو اپنے سینہ
مبارک سے لگایا۔ چہرہ آپکا عجب طاری ہوا۔
کہ فوراً نظر سے غائب ہوگئے۔
اور شیخ عبد العلیم فرزند حقائق آگاہ شیخ احمد برکی کے جو مرحوم ہوگئے

Marfat.com
Marfat.com

نقل کردہ کہ فیروز خاں برکی در حضور حضرت مخدوم زادہ
آمدہ۔ نقل کرد کہ پسرم بیمار بود در آں بیماری نزدیک
او بی شد۔ وا ومی پرسیدیم کہ تو حضرت ایشاں را
دیدہ بودی۔ صورت مبارک ایشاں ہیچ بیاد تو
ماندہ ہست۔ گفت حلیہ مبارک و ریش شریف ایشاں
در نظرم ہست۔

گفتم پس ہمیں را در نظر دار۔ تا وسواس برطرف شود
و بطفیل حفظ صورت ایشاں حق عز اسمہ صحت بخشد
ناگاہ غنودگی در ربود۔ گفت می بینم کہ حضرت ایشاں
حاضر اند۔ و میفرمایند کہ بابا ما بخدا رسیدیم۔
و در بہشت در آمدیم۔

اوّل پائے راست در بہشت در آوردیم۔

بعد ازاں سر۔ بعد ازاں پائے چپ در آوردیم
و قدم خدا گرفتیم۔

گفتم کہ حضرت سلامت مرا نیز بخدا برساں۔
تا قدم او بگیرم۔ فرمودند کہ ہنوز وقت تو و فرزندان
من نرسیدہ است۔

چوں از خواب در آمد صحت یافتہ بود و ہیچ اثرے از ضعف
و وسواس نماندہ۔

و بعد از دہ روز ازیں واقعہ خبر رسید کہ حضرت ایشاں
از عالم رفتند۔ و عارف بانی حضرت مخدوم زادگی

نقل کرتے ہیں کہ فیروز خاں برکی نے حضور میں
حضرت مخدوم زادہ کے نقل کی کہ لڑکا میرا بیمار تھا
اور شدائد بیماری سے تڑپتا تھا۔ میں نے اس سے
دریافت کیا۔ کہ تو نے آنحضرت قدس سرہ کو
دیکھا تھا۔ اب وہ صورت مبارک آپکی کچھ یاد ہے۔
اسنے کہا کہ حلیہ مبارک اور داڑھی شریف آپکی میرے
نظر میں ہے۔ پس کہا مینے کہ اسکو نظر میں رکھ
یہانتک کہ وسواس دور رہوں۔ اور آپکے طفیل سے
حضرت حق سبحانہ عز اسمہ صحت بخشیگا۔ یکایک اسکو
نیند آگئی۔ اور کہا دیکھتا ہوں میں کہ آنحضرت قدس سرہ
موجود ہیں اور فرماتے ہیں کہ بابا خدا کے پاس پہنچا میں
اور بہشت میں آیا میں۔ اوّل سیدھے پاؤں کو بہشت
میں رکھا مینے۔ اسکے بعد سر کو۔ اور بعد اسکے الٹا پاؤں مینے
رکھا۔ حاصل یہ کہ بہشت میں آیا میں اور خدا کے قدم
پکڑے مینے۔ کہا مینے کہ حضرت سلامت مجکو بھی خدا تک
پہنچائیے۔ تاکہ میں بھی خدا کے قدم کو پکڑوں
فرمایا ابھی تیرا اور میرے فرزندوں کا وقت نہیں آیا ہے
جبکہ میں خواب سے بیدار ہوا۔ اپنے کو صحیح و سالم پایا
اور کوئی اثر وسواس کا مجھ میں نہ رہا۔ بعد دس روز کے
یہ خبر پہنچی کہ حضرت قدس سرہ الاقدس اس عالم سے
رحلت فرما ہوئے۔ میرے مخدوم زادہ عارف بانی

شیخ محمد معصوم سلمہ ربہ فرمودند۔
کہ من حضرت ایشاں را در واقعہ دیدم پرسیدم
کہ حضرت سلامت از سوال منکر نکیر چوں گذشت
فرمودند۔ کہ حضرت حق سبحانہ و تعالیٰ بکمال رحمت بمن
فرمودند۔ کہ اگر تو اذن کنی ایں دو فرشتے در قبر تو
بیایند۔ و برفع پائے تو لحظہ بچسپند۔
عرض کردم کہ الٰہی ایں دو فرشتے درحضرت تو باشند
از در پیش نیایند۔ ایزد متعال نہایت رأفت خود را
شامل حال من کرد۔ و ایشاں را پیش من نفرستاد
پرسیدم کہ حضرت سلامت از ضغطہ قبر چہ گذشت
فرمودند کہ شد اما اقل قلیل و با محمد ہاشم خادم
ایستادہ ہست میگوید کہ ایشاں را بسبیل تواضع
میفرمایند الا ضغطہ نشدہ ہست۔
و فقیر حقیر بدر الدین عفی عنہ بعد از ارتحال ایشاں
پنج شش روز واقعہ دیدہ کہ گویا در راہے میگذرم
و شیخ فرید فاروقی در عرض راہ از حضرت ایشاں پرسیدم
گفت کہ در خلوت خانہ نشستہ اند۔
و بہ عرفان پناہ ارشاد دستگاہ مرزا حسام الدین احمد
کتابت می نویسند۔
فقیر در رسید۔ دیدم کہ می نویسند
کتابت را مطالعہ کردم۔

حضرت شیخ محمد معصوم سلمہ ربہ نے فرمایا۔ کہ میں نے حضرت
قدس سرہ الاقدس کو خواب میں دیکھا۔ اور پوچھا میں نے
کہ حضرت سلامت سوال منکر نکیر کا کیونکر گذرا فرمایا
کہ حضرت حق سبحانہ تعالیٰ نے مجھ سے بکمال عنایت
فرمایا۔ کہ اگر تو اجازت دے تو یہ دو فرشتے تیری قبر میں
آویں اور تیرے قدموں سے لپٹیں یعنی قدمبوسی کریں
عرض کیا میں نے کہ الٰہی یہ دونوں تیری بارگاہ قدس کے
دروازہ پر رہیں یہاں نہ آویں۔ اللہ برتر نے نہایت
مہربانی میری حال پر فرما کر ان فرشتوں کو میری پاس نہ بھیجا
اسکی بعد دریافت کیا میں نے حضرت سلامت قبر کی
تنگی کی کیا حالت ہوئی۔ فرمایا کہ ہوئی۔ مگر بہت
کم۔ محمد ہاشم آپکے خادم کہڑے تھے۔ انہوں نے
کہا یہ قول آپکا تواضع پر محمول ہے۔ ورنہ اصلا تنگی
نہیں ہوئی۔ میں حقیر فقیر بدر الدین عفی عنہ مولف
رسالہ کہتا ہوں۔ کہ پانچ چہ روز بعد رحلت حضرت کے میں نے
خواب میں دیکھا۔ کہ گویا میں ایک راہ سے گذرتا ہوں
شیخ فرید فاروقی راہ میں ملے میں نے حضرت کو انسے دریافت کیا
جواب دیا کہ خلوتخانہ میں تشریف رکھتے ہیں۔
اور عرفان پناہ ارشاد دستگاہ مرزا حسام الدین احمد
کو خط تحریر فرماتے ہیں۔ فقیر بھی اندر پہنچا۔
دیکھا کہ خط تحریر فرماتے ہیں۔ خط کو میں نے مطالعہ کیا

Marfat.com
Marfat.com

عنوان مکتوب این بود کہ ما خود نگاہبانی این جہانیم ما
از جہان گذشتیم و در آن جہان نشستیم۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ
رَاجِعُوْنَ۔ بیشتر یاد نماند۔ بعد ازاں کہ کتابت پیچیدہ برپاکی
نوشتند۔ این کتابت مرزا مظہر خاص و عارف ربانی مخدوم زادگی
شیخ محمد سعید سلمہ ربہ نقل کردند کہ حضرت ایشان را در واقعہ دیدم
کہ انعامات خداوندی جل شانہ بعد از انتقال در باب ایشان
ظہور آمدہ بیان میفرمایند بفضل ایزدی شکر میکنند۔ عرض کردم
کہ حضرت سلامت شما را از نعماء خود نصیبے عطا کردہ اند۔
فرمودند بیے مرا از جماعت شاکران گردانیدند۔
عرض کردم کہ در قرآن مجید واقع شدہ است۔
وَقَلِیْلٌ مِّنْ عِبَادِیَ الشَّکُوْرُ از این کریمہ
مستفاد می شود کہ آن جماعت پیغمبران اند۔
یا مثل حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالے عنہ فرمودند
آری۔ اما از فضل و کرم خود مرا داخل آن جماعت کردند
و تاریخ وصال ایشان آنچہ بندہ یافتہ بود۔
اینست۔
کہ از لفظ جاہ تربت پاک ہویداست اینست۔

خط کا عنوان یہ تھا کہ ہم خود نگہبان اس جہان کے ہیں ہم جہان سے
گذر گئے اور اس جہان میں آ گئے تحقیق ہم اللہ کے لئے ہیں اور اسکی
طرف جانیوالے ہیں۔ اسکے آگے کا واقعہ یاد نہیں رہا۔
بعد خط کو تہ کر کے اسکے اوپر عبارت لکھی یہ خط مرزا کا مظہر خاص
اور عارف ربانی میری مخدوم زادے شیخ محمد سعید سلمہ ربہ نقل کرتے ہیں
کہ آنحضرت قدس سرہ الاقدس کو مینے خواب میں دیکھا کہ انعامات
اللہ تعالے جل شانہ کے جو آپ پر بعد وصال کے ہوئے ہیں اُن انعامات
خداوندی کو آپ بیان فرماتے ہیں اور شکر کرتے ہیں مینے عرض کیا
کہ حضرت سلامت خاص اپنی نعمتوں سے اللہ تعالے نے آپکو بہت عنایت فرمائی ہیں
فرمایا۔ ہاں مجکو شاکروں کے گروہ میں کر دیا ہے۔
مینے عرض کیا کہ قرآن شریف میں یہ آیہ کریمہ وَقَلِیْلٌ مِّنْ
عِبَادِیَ الشَّکُوْرُ ہے اسکی شان میں جماعت پیغمبروں کی ہے
یا مثل حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالے عنہ کے۔
فرمایا ہاں۔ مگر اللہ تعالے نے اپنے فضل و کرم سے مجکو اس جماعت
میں داخل کیا۔
اور مولف رسالہ ہذا کے تاریخ وصال آنحضرت قدس سرہ کی جو میرے
خیال میں آئی وہ یہ ہے یعنی لفظ جاہ تربت پاک سے ظاہر ہے

بیت

سال احمد مرسل سفر کرد	ز ہجر او فلک را سینہ چاک
بخاک تربتش چون دیدہ کردیم	نگہ کردیم جاہ تربت پاک

۱۰۳۴ھ

تمام ہوا رسالہ وصال احمدی

Marfat.com
Marfat.com
Marfat.com

شجرۂ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ مع مختصر اوصاف و تاریخ ولادت و وفات و جائے مزار

نمبر شمار			
		بسم اللہ الرحمن الرحیم	

۱ حضرت محمد رسول اللہ آپکی تعریف میں دل جن و انس جہاں عاجز۔ آپ خاتم النبیین سید المرسلین رحمۃ للعالمین سرورِ عالم
فخرِ بنی آدم محبوبِ خدا ہیں۔ صلے اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ و ازواجہ و ذریاتہ وسلم حضور کی ولادت باسعادت
بوقت صبح صادق بروز دوشنبہ بتاریخ بارہویں ربیع الاوّل بسال فیل بعد چھ سو برس حضرت ربیع حاجی
عیسٰے علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اور وفات شریف بروز دوشنبہ بتاریخ بارہویں ربیع الاول سنہ ۱۱ھ
ہجری مقدسہ مزار مقدس و مطہر مدینہ طیبہ در حجرہ شریف حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا

۲ امیر المومنین حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالے عنہ۔ آپ خلیفہ اول و جانشین یار غار جناب رسول
مقبول ہیں۔ آپ دریائے عشق نبی میں غرق تھے۔ اِسی وجہ سے آپکو سب کچھ حاصل ہوا۔
اور نسبت اور رابطہ سے تکمیل پائی۔ جامع کمالات صوری و معنوی ہوئے۔ اور تمام اصحاب کرام میں
افضل اور تمام خلق خدا کے سرور ہوئے۔ ولادت آپکی بروز پنجشنبہ بتاریخ پندرہویں ربیع الاول
بعد دو برس چار مہینے واقعۂ فیل سے وفات آپکی بروز شب سہ شنبہ بائیسویں جمادی الثانی
سنہ ۱۳ھ میں مزار مبارک مدینہ منورہ روضہ مقدس حضرت محبوب خدا صلی اللہ علیہ وسلم میں ہے

۳ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ بڑے جان نثار حبیب کردگار اصحاب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ہیں آپنے فیض باطنی حضرت امیر المومنین صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے پایا۔ اور
آپکی خاص توجہ سے مرتبہ تکمیل کو پہنچے۔ آپ ملک پارس میں پیدا ہوئے۔ زبان آپکی فارسی تھی حضرت جبرئیل
علیہ السلام نے اپنا آب دہن آپکے منہ میں ڈالا اُسوقت سے عربی زبان بخوبی بولنے لگے۔
ایک ہرن اور ایک پرند آپکے بلانے سے فوراً حاضر ہوا۔ وفات آپکی دسویں رجب سنہ ۳۳ھ کو ہوئی

و نزد بعضے وفات شان رجب سنہ ۳۶ھ واقع ہوئی از لفظ لباب سنہ وفات دریابی

Marfat.com
Marfat.com
Marfat.com

مزار مبارک آپکا مداین میں ہے۔

۴ حضرت امام قاسم بن محمد بن حضرت صدیق اکبر رضہ آپ کبار تابعین اعاظم فقہاسے مدینہ منورہ سے ہیں آپکی پرورش آپکی پھوپی ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضہ نے کی۔ اور فیض باطنی آپنے حضرت سلمان فارسی رضہ سے حاصل کیا۔ آپکی عمر سو برس (۱۰۰) سے زیادہ ہوئی۔ مزار مبارک درمیان مکہ معظمہ و مدینہ منورہ کے ہے۔ وفات آپکی چوبیسویں (۲۴) جمادی الاول سنہ ۱ھ میں ہوئی۔

۵ حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ حضرت امام حسین رضہ کے پرپوتے۔ اور حضرت امام قاسم بن محمد بن حضرت صدیق اکبر رضہ کے نواسہ ہیں فیض باطنی حضرت امام قاسم سے پایا۔ آپ بڑے کاملین اولیا میں ہوئے ہیں۔ ولادت آپکی بروز سہ شنبہ بتاریخ آٹھویں رمضان شریف سنہ ھ میں۔ اور وفات بروز دوشنبہ بتاریخ پندرہویں رجب سنہ ۱۴۸ھ میں ہوئی۔ مزار مبارک مدینہ منورہ مقام البقیع قبہ اہل بیت میں۔ وقیل سنہ ۱۴۶ھ وفات ناصح تاریخ ایشان ست

۶ سلطان العارفین حضرت بایزید بسطامی رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ بڑے اولیا کاملین سے ہیں آپنے ایک سو تیرہ (۱۱۳) بزرگوں کی صحبت اور خدمت حاصل کی۔ اور حضرت امام جعفر صادق رضہ کی فیض روحانیت سے مرتبہ کمال کو پہنچے۔ آپ بڑے صاحب کرامت اور مقامات تھے۔ ایک مرتبہ آپکے اشارہ سے شیر خدمت میں حاضر ہوا۔ اور ایک دفعہ ایک حالت میں آپنے فرمایا سُبْحَانِي مَا أَعْظَمَ شَانِي دوسرے وقت میں لوگوں نے کہا۔ کہ آپنے یہ کلمہ کہا تھا۔ آپنے فرمایا اگر پھر میں یہ کہوں۔ تو سزا سے شرعی دینا۔ جب دوبارہ پھر اسی حالت میں آپکی زبان سے یہ کلمہ جاری ہوا۔ تو موجب ارشاد کے بعض نادان مریدوں نے چھریاں ماریں مگر آپ پر مطلق اثر نہوا۔ ایک بے ادب نے اپنا پاؤں آپکے قدم مبارک پر رکھدیا۔ وہ شخص فوراً کوڑھی ہوگیا ایکبار آپ دجلہ کے پار جانا چاہتے تھے کنارہ دریا پر دو جانور ملے اور چاہا کہ آپکو اپنے اوپر بٹھا کر پار پہنچائیں آپنے فرمایا ہم اسپر فخر نہیں کرتے۔ اجرت دیکر کشتی پر جاینگے ہمکو کرامت نہیں چاہئے۔ ولادت آپکی سنہ ۱۳۶ھ میں اور وفات آپکی بروز جمعہ پندرہویں شعبان سنہ ۲۶۱ھ میں

Marfat.com
Marfat.com
Marfat.com

ہوئی - مزار مبارک شہر بسطام میں - یہ شہر ملک فارس میں ہے - تاریخ وفات اکرم ست ۲۶۱

۷ حضرت شیخ ابوالحسن خرقانی رضی اللہ تعالے عنہ آپ بڑے اولیاے کاملین سے غوث
زمانہ تھے - آپکی تربیت حضرت بایزید رض کی روحانیت سے پائی - اور تکمیل کو پہنچے - اور
ظاہری سلسلہ آپکا حضرت بایزید رض تک اسطرح ہے - کہ آپ مرید حضرت شیخ ابوالمظفر
مولانا ترک طوسی رض کے اور وہ مرید حضرت ابو یزید عشقی رض کے - اور وہ حضرت شیخ محمد مغربی
اور وہ حضرت بایزید بسطامی رض کے آپ بڑے صاحب کرامات تھے - ایکروز ایکجگہ آپ بیلچہ زمین میں دیتے تھے باہر چاندی
اور سونا - اور جواہرات نکلا آپنے سبکو پھینک کر فرمایا - کہ ہم خدا کو چھوڑ کر دنیا کو نہیں لیتے
ایکمرتبہ گرم تنور میں آپنے دست مبارک ڈالکر زندہ مچھلی نکالی - ایک دفعہ آپ دیوار تعمیر
فرما رہے تھے - اور شیخ بوعلی سینا کھڑے ہوئے دیکھ رہے تھے - اتفاقاً بسولی نیچے
گر پڑی - پھر وہ بسولی خود بخود آپکے ہاتھ میں آگئی - یہ دیکھکر شیخ حیران ہوگئے - ایکبار
محمود بادشاہ کو آپنے اپنا پیرہن مبارک دیا - جب محمود سومنات کی لڑائی پر گئے -
اور بڑی مشکل پیش آئی - یعنی شکست کا وقت قریب آگیا - اُسوقت محمود نے پیرہن
مبارک اپنے ہاتھوں میں لیکر دعا مانگی کہ الٰہی اسکی برکت سے فتح دے - اللہ تعالے نے
اُنکو فوراً فتحیاب کیا - شب کو خواب میں آپنے محمود سے فرمایا - کہ تونے میرے
پیرہن کی کچھ قدر نہ کی - اگر تو اُن سب کے اسلام کے واسطے دعا مانگتا - تو اللہ تعالے
۴۲۵ نائب رسول اللہ — سبکو مشرف باسلام فرماتا - وفات آپکی شب عاشورہ محرم ۴۲۵ھ میں ہوئی
مزار مبارک خرقان میں ہے - خرقان مضافات بسطام سے ہے تاریخ وفات

۸ حضرت خواجہ ابو علی فارمدی رضی اللہ تعالے عنہ آپنے فیض باطنی حضرت شیخ ابوالحسن خرقانی
سے پایا آپکے ایک مرید حمزہ نامی کی ہانڈی جسمیں گوشت رکھا تھا - پھوٹ گئی - اور گوشت
کُتا کھا گیا - آپنے بدون اُنکے عرض کرنیکے اُنسے فرمایا - کہ جو مرید اپنے پیر کا کہنا نہیں مانتا
اُسکی ہانڈی یونہی پھوٹا کرتی ہے - اور گوشت کُتا کھالیتا ہے - ولادت آپکی ۴۰۷ھ

اور وفات چھٹی ربیع الاول ۴۷۷ھ کو ہوئی۔ مزار پُرانوار طوس میں ہے۔ جسکو اب مشہد کہتے ہیں
اور فارمد ایک موضع ہے مضافات طوس سے۔ عارف زبدۂ حق تاریخ الشان ست آپکی تاریخ ہے

۹ حضرت خواجہ محمد یوسف ہمدانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ آپنے فیض باطنی حضرت خواجہ ابو علی فارمدی سے پایا۔ اور کملائے اولیا میں سے آپ ہیں۔ آپکی تصنیفات میں سے زینت الحیا۔ اور منازل السالکین اور منازل السائرین ہیں۔ حضرت علی بخش رضی نے چند جز بابے آپنی خواب میں آنکو بتایا کہ یہ جز میری کتاب زینت الحیا کے ہیں۔ ایک شخص نے عین وقت وعظ کے بیچ آپسے کوئی مسئلہ دریافت کیا۔ آپنے فرمایا بیٹھ جاؤ۔ شاید مرتے وقت تم بے ایمان ہو جاؤگے آخر ایسا ہی ہوا کہ وہ بادشاہ روم کے پاس سفیر ہوکر گیا۔ اور وہاں نصرانی ہوکر مرا۔ ولادت آپکی ۴۴۰ھ میں اور وفات ستائیسویں ۲۷ رجب المرجب ۵۳۵ھ میں ہوئی۔ مزار مبارک مرو میں ہے۔ جہاں ایک شہر ملک فارس میں ہے۔ ہو امام العارفین تاریخ الشان ہے

۱۰ حضرت خواجہ عبدالخالق غجدوانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپنے فیض باطنی حضرت خواجہ محمد یوسف ہمدانی رض سے پایا اور حضرت خضر علیہ السلام سے خفیہ ذکر کی تعلیم پائی۔ پہلے آپ ذکر نفی اثبات باواز بلند کیا کرتے تھے۔ آپ بڑے کامل و اکمل سر دفتر طبقہ خواجگان ہیں آپکا مرتبہ ولایت یہانتک بڑہا ہوا تھا۔ کہ روزمرہ ایک وقت کی نماز قوت باطنی سے بیت اللہ میں پڑہا کرتے تھے۔ آپکا وصیت نامہ آداب طریقت میں مشہور ہے۔ جو خواجہ کبیر کو آپنے تحریر فرمایا تھا۔ آپکی یہ آٹھ اصطلاحیں۔ ہوش در دم۔ نظر بر قدم۔ سفر در وطن۔ خلوت در انجمن۔ یاد کرد۔ بازگشت۔ نگاہداشت۔ یادداشت طریقہ عالیہ نقشبندیہ میں مشہور ہیں۔ اور طریقہ خواجگان کی بنا انہیں پر ہے۔ وفات آپکی بارہ ربیع الاول ۵۷۵ھ میں ہوئی۔ مزار مبارک غجدوان میں۔ غجدوان بخارا سے قریب تین کوس کے ہے۔ مطلع

۱۱ حضرت خواجہ محمد عارف ریوگری رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ آپ عظمائے اولیاء اور کبرائے مشائخ ترک میں ہیں۔ علم۔ حلم۔ تقوےٰ۔ نہایت درجہ رکھتے تھے فیض باطنی آپنے

Marfat.com
Marfat.com
Marfat.com

حضرت خواجہ عبدالخالق غجدوانی رح سے حاصل کیا۔ اور مدت دراز تک سجادہ ارشاد پر جلوہ افروز رہے۔
وفات آپکی غرہ شوال ۶۱۶؁ھ میں ہوئی۔ مزار مقدس ریوگر میں سولہ (۱۶) کوس بخارا سے ہے۔ آپکی عمر مبارک
تخمیناً ایک سو چھبیس (۱۲۶) سال کی ہوئی۔ شمس برج ہدار تاریخ ارتحال ایشان است

۱۲ حضرت خواجہ محمود انجیر فغنوی رضی اللہ تعالے عنہ آپنے فیض باطنی حضرت خواجہ محمد عارف رح سے حاصل کیا۔
انکے اصحاب میں آپ بڑے ممتاز اور خلوت و جلوت میں ہمساز تھے۔ ایک بزرگ نے حضرت خضر علیہ السلام سے
دریافت کیا۔ کہ اس زمانہ میں کون صاحب جادہ استقامت پر مستقیم ہیں۔ فرمایا حضرت خواجہ محمود انجیر
فغنوی رح۔ آپ گلکاری کا کام کیا کرتے تھے۔ خواجہ دہقان قلبی کے انتقال کے وقت آپکی روح پاک
علیین سے انکے پاس آئی۔ اور واپسی میں حضرت خواجہ علی رامیتنی رح کے سر پر جو آپکے خلیفہ جلیل القدر تھے
بصورت مرغ سفید اڑتے ہوئے گذرے اور بزبان فصیح نہایت شفقت سے فرمایا۔ کہ اے علی مردانہ ہو
اور اپنے کام میں ہردم مشغول رہ۔ اس آواز سے عجیب کیفیت طاری ہوئی کہ جس سے تمام اہل مجلس
بیہوش ہوگئے۔ ریوگر ایک گاؤں بخارا سے سولہ (۱۶) کوس ہے۔ وہاں سے غجدوان ایک کوس
شرعی ہے۔ وفات آپکی سترہ (۱۷) ربیع الاول ۷۱۵؁ھ میں ہوئی۔ مزار مبارک موضع انجیر فغنی میں
جو سات کوس بخارا سے ہے۔ بادشاہ عارفان تاریخ ارتحال ایشان است

۱۳ حضرت خواجہ عزیزان علی رامیتنی رضی اللہ تعالے عنہ آپنے فیض باطنی حضرت خواجہ محمود انجیر فغنوی رح سے
حاصل کیا۔ اور بڑے زبردست اولیا صاحب کمال و کرامات سے ہوئے۔ آپ نساجی کا کام
کرتے تھے۔ ایک روز سید آتا صاحب کا لڑکا ترک پکڑ کر لے گئے۔ سید صاحب آپکی خدمت میں آئے۔
اور یہ ماجرا بیان کیا۔ آپنے فرمایا جب تک لڑکا نہ آئیگا میں کھانا نہ کھاؤنگا۔ تھوڑی دیر گذری کہ لڑکا
آپکے پاس آگیا۔ ایک دن بیس شخصوں نے یکے بعد دیگرے آپسے عرض کیا کہ آج آپ میرے مکان پر
کھانا تناول فرمائیں۔ آپنے ہر شخص سے اقرار کرلیا۔ اور شام کو ایک ہی وقت سبکے مکانوں پر موجود ہوئے
ایک دفع آپکے ایک غلام نے عرض کی کہ حضرت میں مثل آپکے ہو جاؤں۔ پس آپکی توجہ سے وہ بالکل
صورت و سیرت میں مثل آپکے ہوگیا۔ مگر پھر چالیس دن زندہ رہا۔ خوارزم میں آپنے اسطرح فیض

Marfat.com
Marfat.com
Marfat.com

جاری کیا کہ ہر روز دو مزدوروں کو بلاتے اور انکو وضو کرا کر ذکر الٰہی کراتے اور اپنی توجہ سے انکے قلبوں کو نورانی کرتے اور شام کو مزدوری دیکر رخصت فرماتے۔ اسطرح ہزارہا آدمیوں کو گروہ اولیاء میں داخل کر دیا۔ وفات آپکی بروز دوشنبہ ستائیسویں (۲۷) رمضان المبارک سنہ ۷۲۱ھ میں ہوئی۔ مزار مبارک شہر خوارزم میں کہ جو ملک فارس میں ہے۔ رامتین قصبہ ہے۔ بخارا سے چھ (۶) میل پر۔ نساج بفتح و تشدید۔ ماخذ کشف اللغات مولانا روم علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں ؎

گر نہ علم حال فوق قال بودی کے شدے		بندۂ اعیان بخارا خواجۂ نساج را	

ایک مشہور شہر خوارزم میں ہے۔ بقصد ولیت و یک زہجرت بود رفت آں شبلی و جنید زمان

14 حضرت خواجہ محمد بابا سماسی رضی اللہ تعالے عنہ آپنے فیض باطنی حضرت خواجہ علی رامیتنی رضہ سے پایا اور اولیاء اولوالعزم سے ہوے۔ جب آپ کوشک ہندوان مسکن حضرت خواجہ سید بہاء الدین نقشبند رضہ سے گذرتے تو فرماتے کہ یہاں سے ایک شخص کی خوشبو آتی ہے جسکے قدموں کی برکت سے یہ کوشک ہندواں قصر عرفان ہو جائیگا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا وفات آپکی دسویں (۱۰) جمادی الآخر سنہ ۷۵۵ھ میں ہوئی۔ مزار مبارک سماس میں ہے۔ جو قریب بخارا کے ہے۔ ہادی و اصل باخدا

15 حضرت سید امیر کلال رضی اللہ تعالے عنہ آپ ولی مادرزاد تھے۔ ابتدائی زمانہ شباب میں آپکو کشتی کا شوق تھا۔ ایکروز حضرت خواجہ محمد بابا سماسی جہاں آپ کشتی لڑ رہے تھے تشریف لیگئے اور آپ کو دیکھا۔ آپنے قرار ہوکر دوڑے اور حضرت کے قدم مبارک پر گر پڑے۔ اور پھر مرید ہوکر فیض باطنی حاصل کیا۔ اٹھائیس (۲۸) برس آپ حضرت پیر و مرشد کی خدمت میں رہے۔ اور جامع علوم شریعت و طریقت و حقیقت و معرفت ہوے۔ کام آپ زراعت کا کیا کرتے تھے۔ وفات آپکی بروز پنجشنبہ بوقت بعد نماز فجر پندرھویں (۱۵) جمادی الثانی سنہ ۷۷۲ھ میں ہوئی۔ مزار مبارک سوخاریہ میں ہے جو مضافات بخارا میں ہے۔ صاحب انوار عرفان بود تاریخ ارتحال ایشان ہست

16 حضرت خواجہ خواجگان پیر پیران امام الطریقہ سید بہاء الدین نقشبند مشکلکشا رضی اللہ تعالے عنہ آپ سر حلقہ خواجگان نقشبند اور امام الطریقہ ہیں بچپن سے آپکے چہرہ مبارک سے آثار کرامت

Marfat.com

اور وجاہت ظاہر تھے۔ اور حضرت خواجہ محمد بابا سماسی رح کی فرزندی میں سرفراز تھے۔ اور فیض باطنی
حضرت سید امیر کلال رح سے پایا۔ اور تکمیل حضرت خواجہ عبدالخالق غجدوانی رح کے روحانیت سے
پائی۔ حضرت خواجہ محمود انجیر فغنوی رح کے وقت سے حضرت سید امیر کلال رح تک حضرات طریقت
ذکر جہری کرتے تھے۔ آپنے جہر چھوڑ کر خفی کو جاری فرمایا۔ آپ اس طریقہ عالیہ میں بڑے صاحب کرامت
و ولایت ہیں۔ ایک روز آپنے حضرت خواجہ علاء الدین رح کے پاؤں پر اپنا قدم مبارک رکھدیا۔
اُسیوقت تمام عالم اُن پر منکشف ہوگیا۔ حضرت مولانا محمد عارف رح خوارزم میں تھے۔
آپنے بخارا میں تمام حال اُنکا بیان کر دیا۔ جب لوگوں نے تحقیق کیا تو اسیطرح پایا۔ جو آپنے بیان
کیا تھا۔ ایکمرتبہ آپنے ایک حالت میں حضرت خواجہ محمد زاہد رح سے فرمایا۔ کہ مرجاؤ۔ وہ فوراً مرگئے
پھر باشارہ غیبی فرمایا کہ زندہ ہو جاؤ۔ وہ زندہ ہو گئے۔ ایک شخص ایک رات اپنی محبوب کے ساتھ
بوس و کنار میں رہا۔ صبح کو آپکی خدمت میں حاضر ہو کر اشتیاق زیارت اور آپکی محبت کا اظہار
کیا۔ آپنے فرمایا واہ صاحب رات کو وہ کام کرو۔ اور دن میں ہم سے یوں کہو۔ ہم محبت رکھنے والے
اُس کام کو ہرگز نہیں کرتے ہیں۔ وہ شخص یہ سنکر نہایت شرمندہ ہوئے۔ اور اس فعل بد سے
سچی توبہ کی۔ ولادت آپکی بماہ محرم الحرام ۷۱۸ھ میں۔ اور وفات شب دوشنبہ تیسری ربیع الاول
۷۹۱ھ میں ہوئی۔ مزار پر انوار قصبہ عارفاں کہ ہر تین میل بخارا سے ہے۔ قصر عرفان تاریخ

حضرت خواجہ محمد علاؤالدین عطار رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپنے فیض باطنی حضرت خواجہ بہاؤالدین نقشبند ۱۷
سے حاصل کیا۔ آپ جامع علوم ظاہری و باطنی بڑے صاحب کرامت و ولایت ہیں۔ آپ لیاقت
عالی رکھتے تھے۔ کہ جناب حضرت خواجہ بزرگ رح سے جب مسند ارشاد پہ بیٹھے تو تمام اصحاب حضرت
خواجہ بزرگ رح نے دوبارہ آپکے دست مبارک پر بیعت کی۔ ایک گروہ معترض ہوا۔ آپنے نظر عنایت
ڈالی۔ فوراً انکار حق سبحانہ تعالیٰ انکے دلوں سے جاتا رہا۔ ایک دفعہ آپکے ایک مرید نے کسی عورت پر نظر
ڈالی۔ جب آپکی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپنے غصہ سے فرمایا۔ کہ وہ بات بیان کر دوں نہیں
بتا دونگا۔ یہ سنکر وہ نہایت شرمندہ ہوئے۔ اور عرض کر کے توبہ کی۔ وفات آپکی شب چہارشنبہ کو

Marfat.com
Marfat.com
Marfat.com

بعد نماز عشاء کے بدھ ۲۰ تاریخ رجب ۸۰۲ھ میں ہوئی۔ مزار مبارک موضع چغانیاں میں ہے۔
جو کہ ملک ماوراء النہر میں ہے۔ شمس عارفان تاریخ وفات شریف انکی ہے

۱۸ حضرت مولانا محمد یعقوب چرخی رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ بڑے اصحاب کامل و اکمل حضرت خواجہ بہاؤالدین
نقشبند رضہ کے تھے۔ باطنی فیض آپنے حضرت خواجہ محمد علاء الدین عطار رضہ سے پایا۔ آپکی کلام اللہ
شریف کے آخر کو دو پاروں کی تفسیر لکھی ہے۔ اور بڑے اسرار اُسمیں لکھے ہیں۔
اسکو دیکھنے سے ذوق و شوق بہت ہوتا ہے۔ آپسے ایک روز حضرت خواجہ نقشبند رضہ نے فرمایا
تھا۔ کہ تمہارا ہاتھ گویا میرا ہاتھ ہوگا۔ اور جو تمسے مرید ہوگا۔ وہ بعینہ میرا مرید ہوگا۔ آپ موضع چرخ
کے رہنے والے تھے۔ وفات آپکی پانچویں صفر ۸۵۱ھ میں ہوئی۔ مزار مبارک موضع ہلفتو یہ موضع ملک
خراسان میں واقع ہے۔ شمس الہدایت تاریخ وصال کی ہے

۱۹ حضرت خواجہ ناصرالدین المعروف بہ خواجہ عبیداللہ احرار رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ آپ ولی مادرزاد تھے
آپنے فیض حضرت مولانا یعقوب چرخی رضہ سے پایا اور ایکدم کامل ہو گئے۔ حضرت مولانا
ممدوح رضہ نے آپکی نسبت فرمایا تھا کہ طالبان حق میں طالب ایسا ہونا چاہیے۔ آپ بڑے
صاحب کرامت اور ولایت تھے۔ حضرت خواجہ ترک ثانی آپکے مرید ایکروز ہوا پر اُڑتے ہوئے جاتے تھے
آپنے یہ گستاخی انکی دیکھکر تمام حال سلب فرمالیا۔ اِس بات پر وہ آپکے دشمن جانی ہو گئے۔
ایک روز تنہا پاکر چاہا کہ مار ڈالوں۔ اور قریب جاکر چاہتے تھے کہ چھری ماریں اُسوقت فوراً
آپ ایک چرواہے کی شکل میں انکو ظاہر ہوئے۔ اُنہوں نے حیران ہوکر تامل کیا۔ آپنے انکے ہاتھ سے
چھری چھینکر اور اپنی اصلی صورت میں ہوکر فرمایا۔ کہ بتا اب میں تیرا کیا حال کروں۔ وہ قدم
مبارک پر گر پڑے اور توبہ کرکے معافی چاہی۔ آپنے اُنکا قصور معاف فرمادیا۔ اور جو حال سلب
فرمایا تھا عطا فرمادیا۔ سبحان اللہ کیا آپکی رحمت تھی۔ شیخ ابوسعید جو آپکے معتقدوں میں سے تھے
وہ ایکروز اپنے مکان میں ایک عورت جمیلہ پر ہاتھ ڈالنا چاہتے تھے۔ ناگاہ حضرت کی آواز
اُنہوں نے سنی کہ فرماتے ہیں۔ اے ابوسعید کیا کرتا ہے۔ ابوسعید اِس آپکی آواز سے نہایت

Marfat.com
Marfat.com
Marfat.com

منفعل ہوے۔ اور اس فعل ناجائز سے بچ گئے۔ ایکبار چند خادم آپکی بازار کو گئے تھے۔ ایک صاحب خوشجمال کو دیکھنے لگے۔ دوسرے نے منع کیا۔ انہوں نے جواب دیا کہ میں شہوت نفسانی سے نہیں دیکھتا ہوں۔ جب واپس آئے قبل اسکے کہ کچھ کہیں آپنے فرمایا کہ میں تو ابتک نفس کے مکر سے مطمئن نہیں ہوں۔ آپ کب سے ایسے ہوگئے۔ کہ بدون شہوت نفسانی کے دیکھنے لگے۔ وہ بہت شرمندہ ہوے اور توبہ کی۔ جو خطرہ کسیکے دلمیں گزرتا تھا۔ آپ فوراً بنظر ہدایت ظاہر فرمادیتے تھے۔ ولادت آپکی ماہ رمضان المبارک ۸۰۶ھ میں اور وفات بروز شب دوشنبہ انتیسویں (۲۹) ربیع الاول ۸۹۵ھ میں ہوئی۔ مزار مبارک سمرقند میں ہے۔ خواجہ عابد ابن عبیداللہ

۲۰ حضرت مولانا محمد زاہد رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ آپ اقربائے حضرت مولانا یعقوب چرخی رض سے ہیں۔ فیض باطنی حضرت خواجہ عبیداللہ احرار رضی اللہ عنہ سے حاصل کیا۔ آپ انکے بڑے مقبولوں اور عاشقوں اور محرموں میں تھے۔ اور جامع علوم ظاہر و باطن تھے۔ مرید ہونے سے پہلے ہمیشہ زہد ریاضت میں مشغول رہتے تھے۔ ایکروز باشارہ غیبی حضرت خواجہ احرار رض کی خدمت فیضدرجت میں آئے اور بیعت کی۔ اور آناً فاناً میں تکمیل کو پہنچے۔ اور اسیوقت آپکو حضرت خواجہ رض نے صاحب ارشاد کیا۔ آپنے ایک عالم کو اپنے فیضان سے مالا مال کیا۔ وفات آپکی غرہ ربیع الاول ۹۳۶ھ میں ہوئی۔ مزار مبارک موضع وخش میں۔ یہ مضافات ملک حصار سے ہے۔ ہادی شیخ تاریخ ہے

۲۱ حضرت مولانا خواجہ درویش محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ برادر ہمشیرزادہ بھی حضرت مولانا محمد زاہد کے تھے۔ اور خلیفہ بھی۔ آپکی بیعت ہونیکے بعد پندرہ (۱۵) برس تک نہایت مشکل زہد و ریاضت کی ایک روز سخت بھوک کی حالتمیں آپ آسمان کی طرف دیکھنے لگے۔ اسوقت حضرت خضر علیہ السلام آگئے اور فرمایا کہ حضرت خواجہ محمد زاہد رض کی خدمت میں جاؤ اور انسے صبر و قناعت سیکھو آپ آپکی خدمتمیں آگئے۔ اور کمال کو پہنچے۔ ایک مدت تک آپ مسند ارشاد پر رونق افروز رہے اور عالم کو دولت فیض سے مالا مال کیا۔ وفات آپکی انیس محرم ۹۷۰ھ کو ہوئی۔ مزار مبارک موضع اسفرار میں جو مضافات شہر سبز ملک ماوراء النہر سے ہے۔ زہی شیخ ابدال تاریخ گفت

Marfat.com
Marfat.com

۲۲ حضرت مولانا محمد خواجگی امکنگی رضی اللہ تعالےٰ عنہ آپنے فیض باطنی والد ماجد حضرت مولانا درویش محمد رح سے پایا۔ آپ بڑے کامل و اکمل ہوئے۔ تیس برس تک اپنا کمال چھپائے رہے۔ ایکمرتبہ تین آدمی آپکے امتحان کرامت کیلئے آئے۔ اور جو جو کچھ اپنے دل میں سوچا اور چاہا تہا۔ آپنے وہی فرمایا۔ اور ارشاد کیا۔ کہ اس گروہ کا حال مختلف ہے۔ انکے پاس امتحان کی ارادہ سے آنا نہ چاہئے۔ ایسے خیالات کے سبب سے انکے برکات سے محرومی رہتی ہے۔ ایسے ویکہنے کو ماشاءاللہ آنا چاہئے۔ ایک دن عبد اللہ خاں والی توران نے آپکو خواب میں جناب سالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتمیں کمربستہ حاضر دیکہا۔ جب خواب سے بیدار ہوا۔ تو آپسے ملا۔ اور بیحد تکریم قدمبوس ہوا۔ ولادت آپکی سنہ ۹۱۸ھ میں اور وفات آپکی بائیسویں شعبان سنہ ۱۰۰۸ھ میں ہوئی۔ مزار مبارک قصبہ امکنگ میں۔ جو شہر بخارا سے تین میل ہے۔ مرکز دائرہ قطبیت تاریخ ہے۔

۲۳ حضرت خواجہ محمد باقی باللہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ۔ آپ سمرقند کے رہنے والے تھے۔ اول آپنے حضرت خواجہ احرار رض کی روحانیت سے تربیت پائی۔ پھر بہ بشارت حضرت خواجہ احرار رض حضرت مولانا خواجگی امکنگی رض کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئی۔ اور مرید ہو کر فیض باطنی حاصل کیا۔ اور فقط تین دن میں کامل و اکمل ہو گئے۔ پہر حضرت پیر و مرشد کی خدمت سے باجازت رخصت ہو کر دہلی میں تشریف لائے۔ وہاں بہت بڑی بڑی کرامتیں آپسے ظاہر ہوئیں۔ اور آپ بہت جذب و عشق رکھتے تھے۔ اور بہت کم سوتے تھے اور نہایت قلیل کہانا تناول فرماتے اور بہت ہی کم بات کرتے تھے۔ شیخ چاند نام مرد کو آپنے انکو اپنے سینہ فیض گنجینہ سے لگایا۔ فوراً وہ مرض انکا جاتا رہا۔ ایکروز ایک لڑکا قلعہ پر سے گر کر مر گیا۔ آپنے فرمایا۔ یہ مرا نہیں ہے صدمہ کیوجہ سے یہ حالت ہو گئی ہے۔ یہ فرما کر اس لڑکے کو آپ اٹہا کر اپنے حجرہ میں لیگئے۔ اور تہوڑی دیر کے بعد اسکا ہاتھ پکڑے ہوئے آپ باہر لائے۔ اور فرمایا کہ دیکہو یہ مرا نہیں تہا۔ لوگ حیران ہو گئے۔

(۲۵)

ولادت آپکی ۹۷۱ھ میں اور وفات چھبیسویں جمادی الآخر سنہ ۱۰۱۲ھ میں اکتالیس برس کی عمر شریف میں

Marfat.com
Marfat.com
Marfat.com

میں ہوئی۔ مزار مبارک دہلی میں بیرون شہر اجمیری دروازہ ہے۔ بحر معرفت بود تاریخ وفات ہے

۲۴ حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی سردار طریقہ نقشبندیہ شیخ احمد سرہندی رضی اللہ تعالےٰ عنہ
آپ نے فیض باطنی حضرت خواجہ باقی باللہ رضہ سے حاصل کیا۔ آپ بڑے کامل و اکمل پیشوائے طریقہ نہایت
اور آپ مرتبہ نہایت کے صاحب کرامت و ولایت و ہدایت تھے۔ تمام عالم میں آپکے فیضان
کی ابتک دھوم ہے۔ اور رہیگی۔ اس واسطے کہ آپ تو مجدد الف ہیں یہ مرتبہ عالی تو خاص
آپہی کا ہے۔ آپکے حالات بیان سے باہر ہیں۔ آپکی تعریف کرنا محال ہے۔
کتاب مقامات سعیدیہ میں لکھا ہے کہ آپکے پیر و مرشد حضرت خواجہ صاحبؒ نے فرمایا۔
شیخ احمد جی ایک آفتاب ہیں کہ جسکی روشنی میں ہمجیسے ستارے ہزاروں گم ہیں۔ آپکی فضائل و مناقب
آپہی کے مکتوبات شریف سے ظاہر ہوتے ہیں۔ ولادت شریف آپکی نو سو اکہتر ۹۷۱ھ میں
اور وفات شریف اٹھائیسویں (۲۸) صفر سنہ ۱۰۳۴ھ میں ہوئی۔ عمر شریف آپکی تریسٹھ ۶۳ سال کی ہوئی
مزار مقدس و منور سرہند شریف میں ہے۔ ظل محمدؐ بود تاریخ وفات سے ہے

۲۵ حضرت عروۃ الوثقےٰ خواجہ شیخ محمد معصوم رضی اللہ تعالےٰ عنہ۔ آپکی تعریف بھی بیان سے باہر ہے
اس جگہ اتنی کافی ہے کہ آپ حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رضہ کے سب سے منجھلے صاحبزادہ
اور دوسرے خلیفہ ہیں۔ آپکے انوار سے عالم منور ہے۔ اور آپکے فیضان سے جہان فیضیاب
ہے۔ ولادت آپکی گیارہویں (۱۱) شوال سنہ ۱۰۰۷ھ میں اور وفات بروز شنبہ نویں (۹) ربیع الاول
سنہ ۱۰۷۹ھ میں ہوئی۔ مزار مقدس سرہند شریف میں قریب روضہ مبارک حضرت امام ربانی رضہ کے

۲۶ حضرت خواجہ شیخ سیف الدین رضی اللہ تعالےٰ عنہ۔ آپ پانچویں فرزند لخت جگر عروۃ الوثقےٰ حضرت
خواجہ محمد معصوم رضہ کے ہیں۔ آپ کمالات ظاہری و باطنی و استقامت شریعت و ثبات
طریقت میں مثل اپنے پدر بزرگوار کے تھے۔ اور آپہی سے فیض باطنی حاصل کیا۔ ولادت آپکی
سنہ [illegible]ھ میں اور وفات بیسویں (۲۰) جمادی الاولےٰ سنہ ۱۰۹۶ھ کی رات میں ہوئی۔ مزار مبارک آپکا
سرہند شریف میں قریب روضہ مقدس حضرت امام ربانی رضہ کے جنوب کی جانب ہے۔

۲۷ حضرت سید السادات سید نور محمد بدایونی رضی اللہ تعالےٰ عنہ - آپنے فیض باطنی حضرت خواجہ شیخ سیف الدینؒ سے حاصل کیا - آپ پندرہ (۱۵) برس تک مست بیہوش رہے - آپ کئی کئی روز کا کھانا یعنی نان جویں پکا لیتے تھے - اور جب بہت بھوک معلوم ہوتی تو ایک ٹکڑا توڑ کر کھا لیتے - اتباع سنت کی حالت یہانتک تھی - کہ ایک روز پائخانہ میں بھولے سے سیدھا پاؤں رکھدیا تھا - اسکی وجہ سے تین دن تک فیض بند رہا - کثرت مراقبہ سے پشت مبارک میں خم ہوگیا تھا - ہمیشہ آپ اہل دنیا سے بہت گھبراتے تھے - جب کبھی کسی سے عاریتاً کوئی کتاب منگاتے تو تین روز تک اُس کتاب کو ہاتھ نہ لگاتے تھے - اور فرماتے تھی کہ غفلت دنیادار کی مثل غلاف کے لپٹی ہوئی ہے - ایک دفع ایک فاحشہ عورت نے آپکے ایک مرید کو زنا پر آمادہ کیا - جس وقت قربت پر آپکی نورانی صورت دونوں کے درمیان حائل ہوگئی - وہ عورت گھبرا کر چلانے لگی - اور مرید نے نہایت منفعل ہوکر توبہ کی - آپکی کرم سے دونوں عذاب زنا سے بچ گئے - وفات آپکی گیارھویں (۱۱) تاریخ ذیقعدہ ۱۱۳۵؁ھ میں ہوئی مزار مبارک باہر موضع غیاث پور جنوب کی جانب قریب نالہ کے زمین زراعت میں خام ہے یہ موضع دہلی سے پانچ کوس ہے -

۲۸ حضرت محمد شمس الدین حبیب اللہ مرزا جان جاناں مظہر شہید رضی اللہ تعالےٰ عنہ - آپنے فیض باطنی حضرت سید نور محمد بدایونی رضہ سے سولہ (۱۶) برس کی عمر میں حاصل کیا - اور کمالات مجددیہ کو پہنچے - آپ بڑا جذب و عشق رکھتے تھے - اور اتباع سنت پر نہایت مستقیم تھے کرامتیں آپسے بیحد و نہایت واقع ہوئی ہیں - ایکمرتبہ محمد قاسم عظیم آبادی آپکے مرید کیے گئے اُنکے بھائی نے آپسے عرض کیا - فرمایا کہ اُنکا ہمارے پاس خط آیا ہے - انشاء اللہ تعالےٰ کل کو وہ چھوٹ آوینگے - چنانچہ ایسا ہی ہوا - ایک دفع قبرستان میں ایک شخص نے تنہا ایک قبر کی طرف اشارہ کرکے کہا - کہ یہ قبر میرے دوست کی ہے - اسکا حال بیان فرمایئے - آپنے فرمایا کہ تو جھوٹ کہتا ہے یہ قبر ایک عورت کی ہے تیری دوست کی نہ تھی

Marfat.com
Marfat.com
Marfat.com

وہ نہایت شرمندہ ہوا۔ واقعی وہ قبر عورت کی ہی نکلی۔ ولادت آپکی گیارہویں رمضان المبارک سنہ ۱۱۱۱ھ روز
جمعہ بوقت صبح اور شہادت شب شنبہ دسویں (۱۰) محرم الحرام سنہ ۱۱۹۵ھ میں ہوئی۔ ایک ناحق پرست نے
آپکی سینہ مبارک پر طبنچہ کی گولی ماری۔ آپ اس صدمہ سے بیہوش ہو گئے۔ تھوڑی دیر کے بعد
ہوش ہوا تو فرمایا۔ الحمد للہ۔ جو آرزو تھی بر آئی۔ بادشاہ نے نام قاتل کا دریافت کیا۔ آپنے
نہ بتایا۔ اور فرمایا۔ کہ ہمنے اپنا خون بخشدیا۔ اور پھر فرمایا کہ زندہ کے مارنے پر قصاص ہے۔
مردہ کے مارنے پر نہیں ہے۔ مزار پر انوار شہر دہلی میں اندر خانقاہ حضرت شاہ غلام علی رضی اللہ
تعالےٰ عنہ میں۔

۲۹ حضرت مجدد مائۃ محمد عبد اللہ معروف شاہ غلام علی رضی اللہ تعالےٰ عنہ آپ ملک پنجاب شہر پٹیالہ میں
پیدا ہوئے۔ جب سن بلوغ کو پہنچے تو بہ الہام غیبی وہاں سے دہلی میں تشریف لائے۔
اور مشائخ وقت سے ملے۔ اور بائیس (۲۲) سال کی عمر میں حضرت مرزا صاحب کی خدمت اقدس میں
حاضر ہوکر مرید ہوئے۔ اور سنہ ۱۱۸۰ھ میں تکمیل کو پہنچے۔ اور خرقہ خلافت پایا۔ اور بعد شہادت
حضرت پیر روشن ضمیر آپکے جانشین ہوئے۔ اور ہزارہا آدمیوں کو دولت فیض سے
مالا مال کیا۔ ابتدائی زمانہ میں آپ ہر روز سوائے چوبیس ہزار (۲۴۰۰۰) ذکر کے دس پارہ قرآن مجید کے
پڑھتے۔ اور دس ہزار مرتبہ ذکر نفی و اثبات کرتے تھے۔ آپکی نسبت ایسی قوی تھی۔ کہ تمام
خانقاہ پُر نور رہتی تھی۔ اکثر فاسق و فاجر اور کافر آپکی توجہ سے تائب ہوتے تھے۔
ایک روز ایک برہمن کا جوان لڑکا کہ بہت خوبصورت تھا۔ آپکی محفل مبارک میں آیا۔ آپ اُسکی
طرف متوجہ ہوئے۔ وہ فوراً بیقرار ہوا اور اُسی وقت زنار توڑ کر مسلمان ہوا اور آپکی خدام میں
داخل ہوکر دولت باطنی سے مالا مال ہوا۔ ولادت آپکی سنہ ۱۱۵۸ھ میں اور وفات بائیسویں تاریخ
ماہ صفر سنہ ۱۲۴۰ھ میں شنبہ کو ہوئی۔ مزار مبارک دہلی میں اندر خانقاہ کے پہلو میں پیر بزرگوار حضرت
مرزا صاحب رضی اللہ عنہ کے ہے۔

۳۰ حضرت شاہ ابو سعید رضی اللہ تعالےٰ عنہ آپ حضرت عروۃ الوثقےٰ خواجہ محمد معصوم رضی اللہ عنہ بن حضرت

Marfat.com
Marfat.com
Marfat.com

امام ربانی مجدد الف ثانی رح کی اولاد میں ہیں۔ آپنے فیض باطنی حضرت شاہ غلام علی رض سے پایا
اور تھوڑی مدت میں آپ بڑے کمال کو پہنچے۔ کرامتیں آپسے متواتر ہوتی تھیں۔ ایک بار آپنے
گاڑی بھری ہوئی دریا میں ڈلوادی۔ وہ پانی پر ایسی چلتی تھی جیسے زمین پر چلتی ہے۔ گاڑیبان یہ
کرامت دیکھکر ایمان لایا۔ اور آپکا بڑا معتقد ہوا۔ ایک روز آپ دہلی کے قلعہ میں تشریف رکھتے تھے۔ وہاں پر
ایک شہزادہ نے عرض کیا کہ مینے کبھی کسی بزرگ کی کرامت نہیں دیکھی ہے۔ یہ سنکر آپنے ایک نعرہ
مارا کہ جسکے سنتے ہی تمام حاضرین بیہوش ہوکر گر پڑے۔ اس کرامت سے سب لوگ نہایت معتقد ہوئے
ولادت آپکی ریاست رامپور میں دوسری تاریخ ذیقعدہ ۱۱۹۶ھ میں اور وفات آپکی بمقام ریاست ٹونک
شنبہ کے دن بتاریخ یکم شوال ۱۲۵۰ھ میں ہوئی۔ مزار مبارک شہر دہلی اندر خانقاہ موصوف
پہلو میں اپنے پیر بزرگوار کے ہے۔

۴۱ حضرت شاہ احمد سعید رضی اللہ تعالے عنہ آپ مشایخ زمانہ میں یکتا تھے۔ آپکی نسبت نہایت درجہ
قوی تھی۔ بڑے بڑے عالم فاضل حاضر ہوتے۔ اور زمرۂ خدام میں داخل ہوکر دولت
معرفت سے مالا مال ہوتے۔ اکثر فساق فجار اور کفار آپسے ہدایت پاتے۔ ہزاروں آپسے
صحبت رکھنے کی بدولت مرتبہ ولایت کو پہنچے۔ آپنے فیض باطنی حضرت شاہ غلام علی رض سے
پایا۔ اور مرتبہ کمال کو پہنچکر خلافت پائی۔ چونکہ آپکے پدر بزرگوار حضرت شاہ ابو سعید رض بھی حضرت
شاہ غلام علی رض کے خلیفہ تھے اور آپنے انسے بھی فیض باطنی حاصل کیا تھا۔ اسی سبب سے اسم مبارک شجرہ عالیہ میں لکھا ہے
ولادت آپکی غرہ ربیع الآخر ۱۲۱۷ھ میں اور وفات سہ شنبہ کے دن دوسری تاریخ ربیع الاول ۱۲۷۷ھ
میں ہوئی۔ مزار پر انوار مدینہ منورہ بقیع میں قریب قبہ مطہرہ ذوالنورین امیر المومنین حضرت عثمان غنی رضی اللہ
تعالے عنہ قبلہ کی جانب ہے۔

۴۲ حضرت مولانا و مرشدنا میاں محمد ولی النبی صاحب فاروقی نقشبندی مجددی مد ظلہ العالی۔ آپنے فیض باطنی حضرت
شاہ احمد سعید رض سے پایا۔ حضرت شاہ صاحب آپسے نہایت خصوصیت رکھتے تھے۔ اور فرمایا کرتے تھے کہ ہمارے
مولوی ولی النبی صاحب اسم بامسمٰے ہیں۔ اور ہمارے دوستوں میں ہمکو یہ محبوب تر ہیں

Marfat.com
Marfat.com
Marfat.com

آپکی حلم سے سب آپکو جانتے و اچھی طرح واقف ہیں۔ آپکی فیضان سے ہزارہا آدمی فیضیاب ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ
یہ فیض آپکا اس صورت میں تادیر قائم رکھے۔ آپکے اوصاف اگرچہ بہت ہیں لکھے جاویں۔ تو یہ رسالہ ایک بڑی کتاب ہو جاوے۔ آپکی خوشخو
پانچ خلیفہ ہیں (۵) منشی شیخ محمد رشید علیخان صاحب صدیقی۔ حاجی حافظ محمد مجتبیٰ خانصاحب پابند خانقاہ مولائی کہ جنکو عزیزی میں فیض
جاری ہو رہا ہے۔ مولوی عبد العزیز صاحب رئیس سینتھل ضلع بلند شہر جنکو بانگی پور خورد و کلاں فیضیاب و بہرہ یاب ہیں
مولوی سید محمد حسین صاحب رئیس سلیم پور جو قریب غازی پور کے پورب کی جانب چھ کوس ہے۔ ۴۳

حضرت محمد رشید علیخان صاحب معروف بہ منشی صاحب صدیقی مدظلہ العالی۔ اول آپنے فیض باطنی حضرت
حافظ محمد عباس علیخان صاحب اپنے چچا زاد بھائی رئیس امروہہ سے حاصل کیا۔ اور خلافت پائی۔
بعدہ آپکا ظرف عالی دیکھکر حضرت حافظ صاحب ممدوح نے آپکو حضرت مولانا و مرشدنا
محمد ولی النبی صاحب مدظلہ العالی کی خدمت اقدس میں پہنچایا۔ یہاں آپنے فیض پایا۔
اور تمام و کمال مقامات مجددیہ حاصل کرکے بمقام دہلی خانقاہ شریف میں بروز عرس حضرت شاہ
صاحب رح مجمع کثیر میں خلافت و خلعت سے معزز و ممتاز ہوئے۔
حضرت مولانا و مرشدنا نے اپنی دست مبارک سے آپکی فرق مبارک پر عمامہ باندھا اور جبہ پہنایا
اس شان سے خلافت حضرت قبلہ و کعبہ کے خلفا میں آپ ہی کو ہوئی ہے۔
ایک مرتبہ حضرت صاحب قبلہ و کعبہ نے حضرت منشی صاحب قبلہ سے اس احقر کی موجودگی میں فرمایا
کہ منشی صاحب اب آپ حلقہ میں شریک ہونے کے واسطے نہ آیا کیجیے۔ اسواسطے کہ اب مجھ میں اور
اور آپ میں کوئی فرق نہیں رہا ہے۔ جو میں ہوں۔ وہی آپ ہیں۔ اب اگر حلقہ کے وقت
آپ ہوتے ہیں تو حضرت صاحب قبلہ و کعبہ آپ کو رخصت فرما دیتے ہیں۔ یا بخود اندرون تنہا
کو تشریف لیجاتے ہیں۔ اس غرض سے کہ خدام کو آپ توجہ دیں۔ ولادت شریف آپکی پیر کے دن
بتاریخ دسویں شوال ۱۲۶۵ھ کو ہوئی۔ آپکا اسم مبارک تاریخی ہے۔ اللہ تعالیٰ بطفیل حضرت مظہر
آپکی سلامتی میں اس احقر العباد کو اپنی محبت و معرفت عطا فرماوے۔ اور خاتمہ بخیر کرے۔ آمین ثم آمین

تمت

Marfat.com
Marfat.com

نسب نامہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مناجات

الٰہی تو ہے ہر کہیں جلوہ گر
یہ قسمت ہے جو نہ آئے نظر

نہیں دخل نقصان تیری ذات میں
تو یکتا ہے کامل ہے ہر بات میں

تو خلاق و رزاق ہے لاشریک
تو سب سے جدا اور سب کا شریک

تو قادر توانا ہے بے دست و پا
یہ حمد کا طے ہو گیا مرحلا

سوا تیرے کس سے کروں التجا
تجھی سے ہے امید عفو و عطا

میسر مجھے وہ عبارت نہیں
وہ دل آشنائے حقیقت نہیں

نہ تو خواہش ہے صبح و مسا
میں ذرات پابند حرص و ہوا

کوئی لکھے کس طرح تیری ثنا
نہ ہمسر کوئی ہے نہ ثانی ترا

گنہ میں نے دن رات لاکھوں کیے
انہیں بخش دے تو نبی کے لئے

ٹھہر اے قلم ہے ادب کا مقام
لب اب پہ نبی پہ درود و سلام

سلام

صلوٰۃ و سلام احمد پاک پر
حبیب خدا شاہ لولاک پر

رسولوں کے سرور سلام علیک
خلائق کے رہبر سلام علیک

نبی کرم سلام علیک
رسول معظم سلام علیک

السلام علیک اے شہ دوسرا
سلام علیک اے مہ مصطفےٰ

سلام علیک اے شہ انس و جاں
سلام علیک اے شفیع جہاں

سلام آپ کی آل ابرار پر
اور اصحاب و ازواج اطہار پر

نسب نامہ مع تمہید

پس حمد لکھتا ہے اب خامہ یہ
ولی نبی کا نسب نامہ ہے

اگر اصل مطلب سے دور ہو گیا
وہ احوال ہے وقت کا ضم ہوا

Marfat.com

ہوا جس سے خلقت کا تخم نشاں
اور انکی ہیں یہ نور سا لتماب
عیاں علم حق سے ارادہ ہوا
کیا اسنے موج کو آشکار
زمیں سے عیاں صورت خاک کی
نیا جلوہ اپنا ہویدا کیا
ملقب کیا نقطہ آدم کرستا
ہوئی شیث پھر انکی نور نظر
خدای جہاں نے بعد کردنر
بیاں وہ ہیں انکے پسر بے سبب
ہوئی انکے پیدا وہ عالی مقام
خدا نے جو فرزند انکو دیا
جو شانخ سے غابر کو پیدا کیا
کیا اسنے شانخ کو دہر میں
خدا نے جو احسان اپنا کیا
پھر انکے پسر دین کے بادشاہ
یہ ثابت ہے ثابت تہی انکی پسر
یکی بعد دیگر ہویدا ہوے
دیا انکو فرزند عالمیت نام
نضر سے ہو مالک ذی حشم
لوی ہوا انکی بیٹے پد کعب کے

یہ نقشہ کھنچا تہا بیہدہ ہزار
ہوی اسنے خلقت میں سب فیضیاب
ارادے سے قدرتکو پیدا کیا
بنی موج سے جہاگ انجام کار
نشانی ہے جو قدرت پاک کی
زمیں پر خلیفہ کو پیدا کیا
وہ کرتا رہا شکر ہر دم کو ساتھ
نبوت کیے اکرام سے بہرہ ور
کیا اسنے قینان کو جلوہ گر
پھر اخنوخ فرزند رفعت نشاں
جنہیں خلق تہی ہی کمالات تمام
ملقب جہاں میں اسامہ ہوا
کیا انکو فرزند فالغ عطا
خدا نے کرم ہر اک شہر میں
براہیم کو اُنسے پیدا کیا
نبی کرم ذبیح اللہ
اور اُنسے سلامان ہو جلوہ گر
تو آسمان عالم آرا ہوے
کہ تہا مدرکہ جنکا مشہور نام
اور اُنسے نضر کو کیا محترم
عدی پشت سے انکی پیدا ہوے

کہ ذات خدائے جہاں ہے قدیم
انہیں کے سبب سے ہوا جو ہوا
پس خدمت بنا اک گھر
وہی جہاگ پہر جم گئی پہر کہیں
پس مدت بعد وہی شما
بنا وہی خازن اسرار کا
نبوت کا خلعت عنایت کیا
انوش انکی فرزند والا تبار
جو انکی پسر کا یہ دے نسلم
پسر انکا جو نیک انجام تہا
کیا نوح کو حق نے انکا پسر
پہر ارفخشد و شانخ با خبر
ہوی اُنسے ارعو تہ آسماں
دل افروز ناخور انکے ہوے
ہو افضل یہ خاص رب جلیل
خلف انکی قیدار پیدا ہوے
ہمیسع اُود آد عدنان نام
پہر الیاس کو حق نے ظاہر کیا
ہوی پشت در پشت فخر جہاں
پہر اُنسے جو غالب ہوے جلوہ گر
لکو رد نکو نام نیکو صلاح

ہوی اُسکے تو صفات عظیم
طفیل انکے ہوگا جو ہو گا سار
گہر سے کیا پانیکو جلوہ گر
بنی یک شئی نام جسکا زمیں
اٹہی خاک سے حق نو باصد وقار
کرم کیا جلا ابر کا [illegible]
سرافراز اعزاز عظمت کیا
ہوی عالم افروز لیل و نہار
نہ تعطیل سے ہوی مہلائت سم
شنیلح دہر میں نام تہا
رہے عمر بہر قوم کے راہبر
کہ اول یہ ہیں جمع ہیں پیغمبر
بڑی نام اور بڑی کار دان
کہ تارخ جگر بند جنکے ہوے
کیا انکو ارشاد اپنا خلیل
حمل پہر نبوت نبی بنا ہوے
معد و نزار و مضر لا کلام
نبوت کی بہید ونسی ظاہر کیا
خزیمہ کنانہ نضر بیگماں
کیا حق نے ہر طور سے نامور
عدی سے ہوے [illegible] افزا روا

Marfat.com
Marfat.com
Marfat.com

قرط انکے فرزند فرخندہ جاہ
ہوا عبد عزیز کا انسے ظہور
اڑاں بعد با شوکت کر و فر
دکھایا جو دین خدا کا جلال
صفت انکی ذرہ کی کیا ہو بیاں
ہوی انکے فرزند عبد آلہ
براہیم السنی ہویدا ہوے
ہر اک انمیں واعظ برابر ہوی
تولد ہوے انسے مثل قمر
سپہر سعادت کے بدر منیر
جگر بند انکے ہوے مقتدا
شعیب انکے فرزند والا گہر
پہر اسحاق خورشید سیما ہوے
سہروردی جا بنج نظر
پسر کا بہی نام ہو نقش گیر
رقم کر تو نام انکی فرزند کا
پسر انکو حق نے دیا رشک ماہ
شہ کشور دین فرخندہ ہے
پسر انکی آگاہ راز احمد
سراپا تہے مانند خورشید نور
رسولوں سی جو کام تہی لیا

قرط کے جگر بند عبد آلہ
اور اس سے ہوی فضیل سراپا شعور
ہوی عالم افروز حضرت عمرؓ
سر آلاو عرصے کیا پائمال
لرزتے تہے شاہانِ کشورستاں
جہانِ شریعت حقیقت پناہ
پہر اسحاق عالم میں پیدا ہوے
ملقب اکبر یہ اصغر ہوے
سُلیمان نامی گرامی پسر
معز الدین پیدا ہوے پہر نصیر
ہوی دہر میں یوسف لقا
حمیدہ صفات فرشتہ سیر
مہ عالم زہد و تقوے ہوے
کیا حق نے یوسف کو اپنا پسر
اگر دین سے پہلے ملک نظیر
امام رفیع الدین کو ملا
سراپا سعادت حبیب آلہ
ہوی نور بخش نظر عبد حی
ستودہ پسر شیخ عبد الاحد
مجدد ہیں مشہور تہ یک دو
وہی تہا پسر انکی تجدید کا

ولد انکے ذیجاہ و ذی اقتدار
پہر انسے وہ پیدا ہوے با کلام
شجاع عدو بند کشورستاں
قوی دین حق انکی شمشیر سے
کہا کرتے تہے ان کو خیر البشر
عنایت کیا حق نے انکو پسر
ہوی جلوہ گر مہر عبد آلہ
جو تہے واعظ اصغر نیک روز
ہوا پہر جو منظور اللہ کو
جو لکہے اسے طرح نغز سہنات
ہوی شیخ احمد جو انسے عیاں
ہوی بخت دل انکے عبد آلہ
پسر انکے عبد اللہ پاک ذات
خدا نے جو احسان انپر کیا
ہوی جانشین انکی لائق پسر
یہ بانی سرہند ہیں لا کلام
بڑا فضل خالق نے اپنا کیا
کری زینت سے ضخم اگر عابد
جگر بند انکی شہ عارفاں
ملا ہی کسیکو نہ یہ مرتبا
کمالات نبوت دیا ہے انہیں

ریاض پسندیدہ روزگار
کہ مشہور جنکا تہا خطاب نام
جہانِ خلافت کے فرماں روا
سخیر میں کفار تدبیر سے
اگر میں نہ ہوتا تو ہوتے عمرؓ
سُلے بہ ناصر حقیقت نگر
ہوی اب وہ نور بخش نگاہ
ہوی انسے مسعود عالم فروز
کیا خلق محمود ذیجاہ کو
پسر کا ہوا نام انکے ابید اشہاب
بنا عالم نور سارا جہاں
بڑے اہل تقوے تہے دین پناہ
حمید خصال ستودہ صفات
سُلیمان کو انسے پیدا کیا
فلک مرتبہ نور والا گہر
انہیں سے ہوے شہر نامی مدام
کہ انسے محمد کو پیدا کیا
عیاں نام فرزند جنکا معین
جناب احمد پیشوای جہاں
جو انکو کہا ہے خدا نے عطا
کمال رسالت ملا ہے انہیں

Marfat.com
Marfat.com
Marfat.com

مقامات جتنے ہیں انکو ملے
ولیوں میں ایسا ہوا کون ہے
یہ نائب اولوالعزم حضرت کے ہیں
وہ احمد رسول و حبیب خدا
وہ مہتاب آفتاب شاہ دیں
جدھر دیکھو انسان اہل بصیر
مکانات سب مثل ایوان خلد
یہ انوار سب فاتحے نبی ہیں
بہت انکے پیرو ہیں شہر ہر جا
جو انکو ملا ایزد پاک سے
خصوصاً وہ روضہ کہ تمام نگاہ
وہ قبہ ہے یا بقعۂ نور ہے
ملک طوف ہر کسب شرف
الٰہی تو کر کوئی ایسا سبب
زیارت سے اس تربت پاک کی
نہ باقی تمنا نہ حسرت رہے
تو مقبول فرما مری یہ دعا
شرف بخش تا پیر کامل
دیا انکو خالق ذی نور نگاہ
شریعت طریقت میں بتاتے رہے
نہیں اب کوئی ان سا ہمپایہ سا

کسی کے بھی اتنے نہ ثابت ہوئے
مجدد ہزاری بنا کون ہے
ملی یہ مقام نہایت کسے ہیں
یہ احمد مجدد کی ہیں پیشوا
یہ مہتاب ہند ہیں بالیقین
عجب عالم آئے نظر کو نظر
گلی کوچے رشک خیابان خلد
شہنشاہ ملک ولایت یہی ہیں
یہ ہیں سید الطائفہ و پیر یا
وہ باہر ہے امکان ادراک سے
فدا دل ہے جس پر تصدق نگاہ
وہ تربت تو نور علی نور ہے
ادب سے کھڑی رہتی ہیں ہر طرف
کہیں پھر دیکھوں جا کر وہ جا ادب
کروں میں حضوری جان غمناک کی
نہ پروا ہے بیم قیامت رہے
طفیل مجدد نقد اولیا
پسر انکے یعقوب و یوسف جمال
سراپا مقدس ولی الٰہ
ضیاء النبی شاہ فیروز پیر
محمد ولی النبی سے سوا

ولایت کا رتبہ ہر ایک کو دیا
بیاں کوئی کیا اس کا رتبہ کرے
ہے سب قریشی نبی الوریٰ
وہ احمد جناب رسالتمآب
زہے شہر سرہند رشک بہشت
کھلے دل یہاں کا نیا طور ہے
چمن روح پر فضا دلکشا
برستا ہے انوار روز و شب یہی ہے
علوم حقیقت ہیں یہاں کی جو ہر
کوئی انکو رتبے کو کیا پا سکے
تجلی غیر اصوت طور ہے
نظر آتی ہے شان قدرت یہاں
مجھے یاد آتی ہیں شام و سحر
جگر سے ملوں روضۂ پاک کو
دکھائی جو وہ قصر گردوں محل
اگر تجھکو یارب ہو منظور یہ
پسر انکے حضرت محمد سعید
پدر کی طرح سے فضیلت مآب
پسر کا ہوا نام انکا اسعد میاں
شرف بخش پیر جوان جیسی
کریم و رحیم و حلیم و ولی

کمال اولوالعزم انکو ملا
جو انسان ہو وہ بیاں کیا کر سکے
یہ شیخ القریشی ولی خدا
یہ احمد جناب ولایت مآب
ہوا مشک بو خاک عنبر سرشت
زمیں اور ہے آسماں اور ہی
ہوا میں دم عیسوی کا اثر
جو ذرہ ہے یہاں رشک طور ہے
شریعت طریقت میں یکتا ہیں وہ
ادھر وہم انسان کہاں جا سکے
جو قبہ ہے وہ قبہ نور ہے
فلک سی بلندی ہے حجت یہاں
وہ روضہ وہ مسجد وہ دیوار و در
کروں سرمۂ چشم دل خاک کو
دل و جان ارماں جائیں نکل
تیری فضل سے کچھ نہیں بعید یہ
شہ اولیا مخزن علم دیں
ہوئے عصمت اللہ عالی جناب
عنایت ہے ۲ ولی نبی اور
شہ ملک عرفان حبیب النبی
محمد صدیق انجمن آرا یہی

Marfat.com
Marfat.com
Marfat.com

ولی خدا و ولی نبی ہیں
جو واقف ہیں وہ دو جہاں کی
خلیل النبی انکے نور نظر

جناب محمد ولی النبی
ولایت کے قائل ہیں انکی سبھی
طریقت شناسا حقیقت نگر
تجھے جناب ولی النبی

کروں انکی تعریف کیا میں رقم
غلامی ہے انکی حاصل ہو بہ
حسیب النبی سے ہیں سرور دین
مرادیں جو ملی ہیں سب آغاز کی

نہ طاقت ہے یاں میں نہ زور قلم
ادا سی عمر ری دعا کی ملی
سرور دل و جان فیض چمن

مناجات بدرگاہ قاضی الحاجات

الٰہی بحق رسول امیں
نہیں مجھ میں ہیں دم کی مجھے
سراپا ہوں آلودہ عصیاں سے
تری ذات غفار ستار ہے
اسی کا یہ تم ہمساز ہے
کرم سے تو ایسا مجھے فرد کو
کروں ترک دنیا کے لہو و لعب
نہ ہو پیدا والا اعتنا ہی کو
نہ جانے کیسے کو یہ ہمساز دل
کیا تو نے پیدا عدم سے مجھے
کیا دین اسلام سے بہرہ ور
میں جن معتقد ہوں کی ہر بات کا
ادا میں کروں شکر تیرا محال
کہ دنیا میں جب تک جئیں نہ ہو
دم مہر کہاں یہ فضل سے بہرہ ور

طفیل بزرگان اصحاب دین
تمنا ہے تیری کرم کی مجھے
مجھے بخش دی اپنے احسان سے
مرا نفس سرکش ہے بدکار ہے
وہی اسکا مونس بھی ہمراز ہے
وہ توفیق دے جس سے ہو نیک غور
عبادت میں جی کی رہے روز و شب
ترے در پہ خادم غلامی کا ہے
تجھے ہے کبھی جو کبھی راز دل
دیا دور الیاس کرم ہی تجھی
دیا مجکو ایمان قرآن پر
ولایت کا کشف و کرامات کا
مری کیا حقیقت بھی کیا ہے بجا
ترا آنچ علم بندہ رہوں
مرا خاتمہ ہووے ایمان پر

محبت تو اپنی عطا کر مجھے
گناہوں سے اپنے پشیماں ہوں میں
سیہ رویوں کو تو افشا نہ کر
پیمبر میری رہ نما صواب
اسیکے ہے کہنی میں لیل و نہار
مے جام وحدت پلا دا سی
تجھے اپنا خالق سمجھتا ہے
سمجھ کر تجھے خاص بندہ نواز
میں محتاج ہوں تو ہے حاجت روا
ترا فضل تجھے تو یہ اپنا کیا
عنایت کرم سے سحرگاہ و شام
ترے لطف کی نہایت نہیں
یہی ہے دعا رب کی التجا
خوشی میں ہوں یا غم میں ہو تجھ سے بجا
غلام شاہ انبیا جانکر

چھپا سب سے اپنا بنا کر مجھے
ندامت سے سر در گریباں ہوں میں
مجھے دن قیامت کے رسوا نہ کر
بلا اسکو شیطان خانہ خراب
وہی اسکا ہمدم وہی غمگسار
رہ حق پہ آئی کہاں دی اسے
تجھی پر دل و جاں شیدا ہے
جہاں کا تیرا آگے فرق نیاز
سوا تیرے کس سے کروں التجا
محمد کی امت میں پیدا کیا
بزرگان دین کا بنایا غلام
کمال عنایت کی غایت نہیں
یہی آرزو ہے یہی مدعا
نہ بھولوں تجھے میں کسی حال میں
بھلا انکو بن آسمان کرے

نثارِ محمد ہو گھر آج
مری آل کو خرم و شاد رکھ
تیرے گو ہیں تیرے انعام سے
انہیں بخش دے کانِ اجل خواب سے
جگہ دی ہے عرش اعظم پہ مجھے
عملنامہ داہنے ہاتھ میں
شفاعت کرے اپنے نبی کی نصیب

ہم آغوشِ گل ہو صبا جیسے
ہمیشہ یہ چمن آباد رکھ
رہوں خرسند عیش و آرام سے
پریشان ہوں دل خستہ بیتاب سے
عنایت ہو خلق و کرم مجھے
کھڑا ہوں میں پیر رستا میں
جو ہیں دونوں عالم میں تیرے حبیب
طفیل انکے دے قصر جنت مجھے

مرے والدین و مرے اقربا
رہیں دینِ حق پر رہیں مستقیم
شفاعت سے تیری حبیب نجیب
سوا نیزہ پر آئے جب آفتاب
دکھا دے اگر تشنہ جانی اثر
پھر اسوقت عیسیٰ آ مری کر دیگا
شفیعِ امم پیشوائے انام
دکھا جلوہ خاص رحمت مجھے

… ہیں دونوں عالم میں جو ان …
… شیطان گمراہ کو ہوں …
قیامت کا غوغا گزر …
تمازت سے ہوں اہل محشر …
پھر آپ کے نور سے …
حساباً یسیراً کا …
جناب محمد علیہ السلام

قطعہ تاریخ رسالہ ہذا عالیجناب مولوی محمد کریم اللہ صاحب خوشنویس رامپوری

رسالہ در زبانِ فارسیہ
ز حالِ خاندانِ نقشبنداں
چو عز الدین احمد کرد اردو
نسب نامہ مجدد الف ثانی

مصنف شیخ بدر الدین ماہر
مفصل بود از اول تا آخر
پی نفعِ خلائق گشت ناظر
مع شجرہ و ہم جملہ مظاہر

کریم از بہر نقادانِ تاریخ
وصالِ احمدی فضل جواہر
۱۲ام ۱۶

Marfat.com
Marfat.com
Marfat.com

مشائخ نقشبندیہ مجددیہ کا بے مثال تذکرہ

حضرات القدس

- کتاب مذکور کے مصنف خواجہ بدرالدین سرہندی علیہ الرحمۃ امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے اجل خلفاء میں سے ہیں۔ آپ نے حضرت امام ربانی کی خدمت میں سترہ سال رہ کر تعلیم و تربیت حاصل کی۔ اپنے زمانہ کے ممتاز علماء اور مصنفین میں آپ کا شمار ہوتا ہے
- اس کتاب میں مصنف علیہ الرحمۃ نے خلفاء اربعہ (حضرت صدیق، فاروق، عثمان اور علی رضی اللہ عنہم) سے لے کر امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کی اولاد امجاد اور آپ کے خلفاء تک سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کے تمام اولیائے کرام کے مفصل حالات نہایت تحقیق سے قلمبند فرمائے ہیں۔
- مشائخ نقشبندیہ مجددیہ کے حالات پر آج تک جو کتابیں لکھی گئی ہیں ان میں یہ کتاب بڑی جامع اور مستند ہونے کی وجہ سے سب سے بلند درجہ رکھتی ہے اس لیے اس کا ترجمہ آسان اردو میں کرایا گیا ہے تاکہ ہر اردو خواں اس سے بخوبی فائدہ اٹھا سکے۔
- اولیائے نقشبندیہ مجددیہ کے حالات، کرامات اور ارشادات سے روحانی فیض حاصل کرنے کے لیے اس کتاب کا مطالعہ ضرور کیجیے۔

قیمت۔

مکتبہ نعمانیہ۔ اقبال روڈ سیالکوٹ